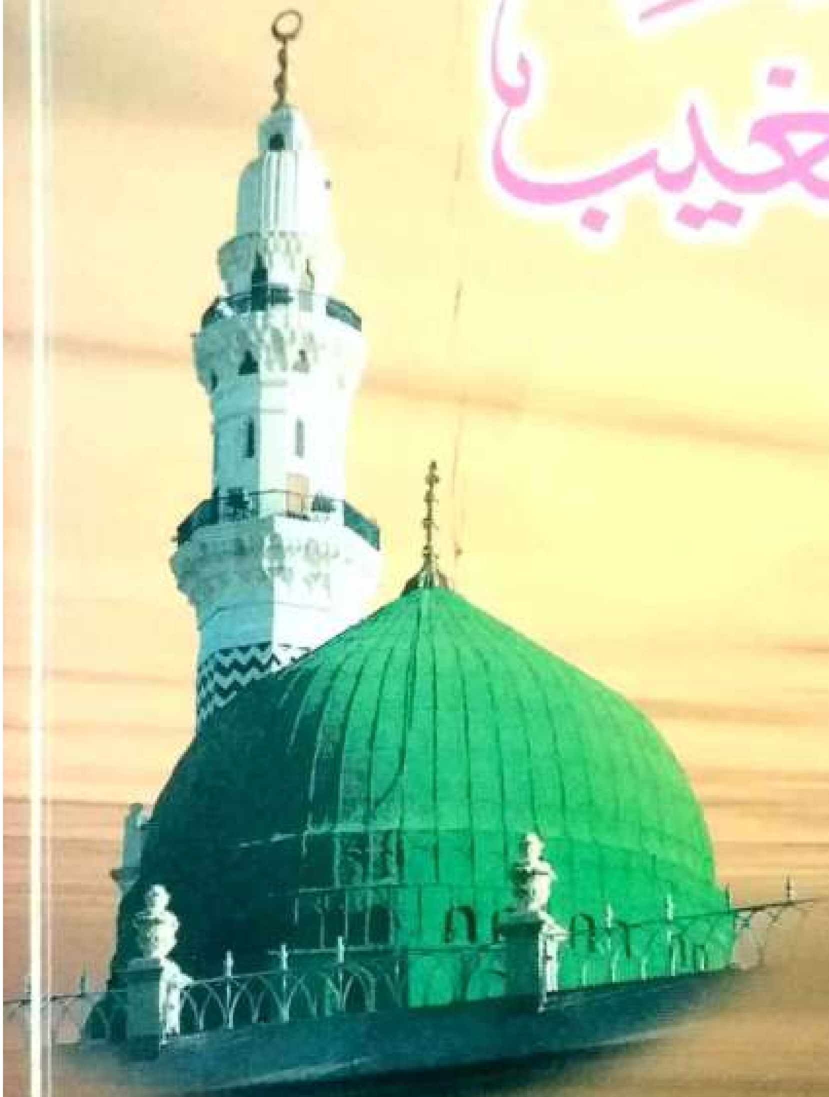
انباء الغیب





افادات عالیہ

جلالۃ العلم استاذ العلماء حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ

ناشر:

آل انڈیا بزم عزیزی

ممبئی ۔ ۷

ارشادات قطب الوقت حافظ ملت استاذ العلماء جلالۃ العلم حضرت علامہ الحاج الحافظ المفتی الشاہ عبد العزیز صاحب قبلہ محدث مرادآبادی بانی الجامعۃ الاشرفیہ عربی یونیورسٹی مبارکپور ضلع اعظم گڑھ (یوپی)

- انسان اشرف المخلوقات ہے اس لئے اس کا مقصود بھی ہر شئے سے اشرف و اعلیٰ برتر وبالا ہونا چاہیئے۔
- ہر چھوٹے بڑے اپنے پرائے حتیٰ کہ اپنی جان و مال عزت و آبرو ہر شئے سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی تکمیل ایمان کے لئے ضروری ہے۔
- اپنی قدر پہلے پہچانو دنیا میں باعزت بنو گے۔
- جس نے اپنا وقار خود خراب کر لیا دنیا کی نظر میں بھی ذلیل و خوار ہوا۔
- زمین کے اوپر کام زمین کے نیچے آرام۔
- زندگی کام کا نام ہے اور بے کاری موت کا۔
- اتفاق زندگی ہے اور اختلاف موت، زندگی وہ ہے جو دوسرے کے کام آسکے۔
- آدمی کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کام کے آدمی بنو کام ہی آدمی کو معزز بناتا ہے۔
- میرے نزدیک ہر مخالفت کا جواب کام ہے۔
- انسان کو دوسرے کی ذمہ داریوں کے بجائے اپنے کام کی فکر کرنا چاہیئے۔
- تضیع اوقات سب سے بڑی محرومی ہے۔
- انسان کو مصیبت سے گھبرانا نہیں چاہیئے کامیاب وہ ہے جو مصیبتیں جھیل کر کامیابی حاصل کرے۔
- آدمی کو کام کرنا چاہیئے شہرت و ناموری کی فکر میں نہ رہنا چاہیئے۔
- میرا منشاء صرف خدمتِ دین ہے اور میرا نظریہ مدرسہ ہے۔
- ہوشیار طلبہ وہ ہیں جو اساتذہ کے ساتھ علم کے ساتھ عمل بھی سیکھتے۔
- صبر کا اجر بے شمار ہے بے حساب ہے۔
- عقلمند آدمی وہی ہے جو دوسروں کے تجربہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

عرض کرتا ہے عزیزی تیری اُلفت کو سلام
پیرو مرشد حافظ ملّت کی رفعت کو سلام

کہہ رہے ہیں آسمانوں سے ملائک بھی یہی
حافظ ملّت تمہاری شان و شوکت کو سلام

اے عزیز ملت اسلامیہ اس قوم کا
تیری حکمت تیری فطرت تیری قوت کو سلام

تادم آخر دیا خون جگر بھی قوم کو
اے مرے مرد مجاہد تیری ہمت کو سلام

زندگی کا لمحہ لمحہ قوم و ملّت کے لئے
بے مثالی لازوالی تیری خدمت کو سلام

زہد و تقویٰ پارسائی سنت سرکار کو
پیکر حلم و وفا تیری اطاعت کو سلام

سامنے جس کے ہوا قانون عالم سرنگوں
تیری پیاری پیاری جاہت تیر سطوت کو سلام

بے کسوں اور بے بسوں او مفلسوں سے پیار کو
اپنے ہوں یا غیر سب پہ تیری شفقت کو سلام

ڈال دی جس پہ نظر وہ ہو گئے شمس و قمر
تیرے در کی خاک میں لپٹی کرامت کو سلام

عاشق خیر الوریٰ اور نائب غوث الوریٰ
مظہر احمد رضا تیری فضیلت کو سلام

جامعہ کے غنچے غنچے میں ہے خوشبو آپ کی
عارض گل سے ٹپکتی رنگ و نکہت کو سلام

حضرت امجد علی کے خواب کی تعبیر ہے
جامعہ کی شان و شوکت اور عظمت کو سلام

اپنے بیٹے سے کہا حافظ تمہارا ہے خدا
جامعہ سے کچھ نہ لینا اس نصیحت کو سلام

کاش روزِ حشر مجھ سے یوں کہیں اہلِ وفا
جان و دل سے ہے فدا تیری عقیدت کو سلام

کہہ رہے ہیں اہلِ محفل مرحبا صد مرحبا
حضرت بو الفیض سے فیضی کی نسبت کو سلام

حشر تک جاری رہے گا یوں ہی دریا فیض کا
مشعلِ رشد و ہدایت تیری تربت کو سلام

سگِ بارگاہِ عزیزی عبد العلی عزیزی فیضی

(جنرل سیکٹری آل انڈیا بزمِ عزیزی)



قیمت: 17

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ

انباء الغیب

افادات عالیہ

جلالۃ العلم استاذ العلماء حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ

ترتیب وتحشیہ

عزیز ملت حضرت علامہ عبد الحفیظ صاحب مدظلہ العالی

سربراہ اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور

ناشر: آل انڈیا بزم عزیزی

۴-اے/۱ ٹیکسی مینس کالونی، ایل۔بی۔ایس مارگ، کرلا، ممبئی ۷۰

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

کتاب	انباء الغیب
افادات	جلالۃ العلم استاد العلماء حضور حافظ ملت قدس سرہ العزیز
ترتیب و تحشیہ	عزیز ملت حضرت علامہ عبد الحفیظ صاحب مدظلہ العالی سربراہ اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور
موضوع	علم غیب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پروف ریڈنگ	عبد الغفار اعظمی
بار دوم	۱۴۲۱ھ / ۱۹۹۹ء
ناشر	آل انڈیا بزم عزیزی
قیمت	

ملنے کے پتے

۱۔ ناظم اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور، اعظم گڈھ، یوپی۔

۲۔ آل انڈیا بزم عزیزی ایل۔بی۔ ایس مارگ کرلا بمبئی۔

۳۔ اشرفیہ آفس سنی نئی مسجد، گھڑپ دیو، بمبئی۔

فہرست مضامین

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

یہ رسالہ جلالۃ العلم حضور حافظ ملت قدس سرہ العزیز کا وہ عظیم علمی شاہکار ہے جو چند منتشر اوراق کی شکل میں جانشین حضور حافظ ملت علامہ عبدالحفیظ صاحب مدظلہ العالی کو حضرت کے متروکہ سامان میں ملا۔

موصوف نے کمال توجہ کے ساتھ اس رسالہ کو مرتب فرمایا اور اپنے علمی و فقہی حواشی سے مزین کر کے ایک تحقیقی کتاب کی شکل دیدی اور موضوع کی مناسبت سے اس رسالہ کا نام "انباء الغیب" بھی متعین فرمادیا۔

کتاب کے مطالعہ سے یہ امر بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ انداز بیان زور استدلال اور جوابات کی پختگی کے لحاظ سے یہ رسالہ اپنی مثال آپ ہے اور علم غیب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موضوع پر اہل شوق حضرات خصوصاً مناظرین اہل سنت کیلئے ایک نہایت گرانقدر تحفہ ہے۔

ہم نے اس کتاب کو حتی الامکان خوبصورت بنانے اور کتابت وطباعت کی خامیوں سے دور رکھنے کی کوشش کی ہے۔ پھر بھی اگر کسی طرح کی کوئی فروگذاشت اس رسالہ میں نظر آجائے تو یہ میری کمزوری اور خامی ہوگی۔ مصنف اور محشی کا دامن علم و فضل اس سے پاک ہوگا۔

عنقریب ہم استادی و مرشدی حضور حافظ ملت قدس سرہ العزیز کے جملہ رسائل ایک جا منظر عام پر لانے جارہے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ ہمارے قارئین کرام حضرت کے علمی شہ پاروں سے مستفید ہو سکیں۔ دعا فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل ہمیں اس مقصد میں کامیاب فرمائے۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

بتاریخ ۱۵؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۴ھ — سگ بارگاہ عزیزی

مطابق ۱۸؍ فروری ۱۹۸۴ء — عبدالمنان کلیمی۔ روضۃ المعارف ضیاء العلوم خیر آباد

تعارف

استاذ العلماء جلالۃ العلم حضور حافظ ملت علامہ مفتی حافظ عبد العزیز صاحب محدّث مبارکپوری قدس سرہ العزیز۔

ولادت باسعادت : بروز دوشنبہ ۱۳۱۴ھ

نام و نسب : عبد العزیز بن حافظ غلام نور بن ملا عبد الرحیم رحمہم اللہ

اساتذۂ کرام : والد ماجد۔ مولوی عبد المجید۔ مولوی محمد شریف۔ حضرت صدر الافاضل۔ حضرت صدر الشریعہ علیہم الرحمۃ والرضوان

تصنیفات : المصباح الجدید۔ العذاب الشدید۔ ارشاد القرآن۔ معارف حدیث۔ فرقہ ناجیہ۔ انباء الغیب۔ فتاویٰ عزیزیہ

چند مشاہیر تلامذہ : علامہ حافظ عبد الرؤف صاحب۔ علامہ مفتی شریف الحق صاحب علامہ مفتی ظفر علی صاحب۔ علامہ مفتی عبد المنان صاحب۔ علامہ ارشد القادری صاحب۔ علامہ مفتی ضیاء المصطفےٰ صاحب علامہ سید مدنی صاحب۔ علامہ سید مجتبیٰ اشرف صاحب۔ علامہ عبد الحفیظ صاحب ۔ علامہ بدر الدین صاحب۔ علامہ قمر الزماں صاحب۔ علامہ محمد احمد صاحب مصباحی۔

وفات حسرت آیات: یکم جمادی الاخریٰ ۱۳۹۶ھ بروز۔۔۔۔ گیارہ بج کر پچپن منٹ۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

سہیل اعظم گڈھ

۱۶؍دسمبر ۱۹۳۰ء

المسائل والفتاویٰ

(ایڈیٹر کا نامہ نگار سے متفق الرائے ہونا کوئی ضروری نہیں ہے)

سوال: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں یا نہیں؟ اور جو شخص آپ کو عالم الغیب اعتقاد کرے وہ کافر ہے یا مسلمان؟ مذہب حنفی کی معتبر کتابوں کی عبارت مع ترجمہ سے نقل کرکے جواب دیا جاوے۔ (سائل حافظ محمد امین)

الجواب: امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب عقائد یعنی فقہ اکبر کی شرح میں ملا علی قاری حنفی نے تحریر فرمایا ہے۔

ثم اعلم ان الانبیاء علیهم السلام لم یعلمواالمغیبات من الاشیاء الاما اعلمهم اللّٰه تعالیٰ احیاناو ذکروالحنفیة تصریحا بالتکفیر باعتقادان النبی علیهم السلام یعلم الغیب معارضة قوله تعالیٰ لا یعلم من فی السمٰوات و الارض الغیب الااللّٰه . کذافی لمسائره.

ترجمہ: پھر جان اس بات کو کہ انبیاء علیہم السلام غیب کی باتوں کو ہرگز

نہیں جانتے تھے مگر اسی قدر جس کو کبھی کبھی اللہ تعالیٰ نے ان کو بتادیا اور حنفیہ نے تصریح کی ہے کہ جو شخص اعتقاد رکھے کہ نبی علیہم السلام غیب جانتے تھے۔ وہ کافر ہے اس لئے کہ یہ اعتقاد معارض ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے کہ کہہ دو نہیں جانتا کوئی جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے غیب کو سوائے اللہ کے۔ جیسا کہ (عقائد کی) کتاب مسائرہ میں ہے۔

اور در مختار جس سے علماء حنفیہ شب و روز فتویٰ دیا کرتے ہیں اس میں ہے **تزوج بشهادة الله و رسوله لم يجز قيل يكفر** اگر کسی مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا اللہ اور رسول کو گواہ بنا کر نکاح نہیں جائز ہوا بلکہ کہا گیا ہے کہ وہ شخص کافر ہو جاوے گا۔

علامہ شامی نے در مختار کی شرح ردالمحتار میں تحریر فرمایا ہے۔ **قوله قيل يكفر لانه اعتقد ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عالم الغيب** ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر نکاح کرنے سے کافر اس لئے ہو جائیگا کہ اس نے اعتقاد کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں۔

اور در مختار کی شرح میں علامہ طحطاوی نے تحریر فرمایا ہے اور فی شرح الملتقی **لانه ادعى ان الرسول يعلم الغيب** ۔ ترجمہ: شرح ملتقی میں ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلعم[1] کو گواہ بنا کر نکاح کرے گا وہ کافر اس لئے ہو جائے گا کہ اس نے دعویٰ کیا اس بات کا کہ رسول اللہ صلعم غیب جانتے ہیں۔

---

[1] صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے صلعم لکھنا دیوبندیوں کا عام معمول ہے۔ ۱۲/ مرتب

خلاصہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر نکاح کرنا کئی ارادے سے ہو سکتا ہے اگر مطلقاً عالم الغیب جان کر گواہ بنایا تو باتفاق حنفیہ کافر ہو جائیگا اور اگر بعض غیب کا عالم جان کر گواہ ہے بنایا تو کافر نہیں ہوگا اس لئے کہ رسول اللہ صلعم انسان رہتے ہوئے سب سے اعلیٰ اور اکمل جو انسان ہو سکتا ہے وہ تھے نہ آپ کے ایسا اکمل انسان پیدا ہوا نہ ہوگا اور تمام انبیاء علیہم السلام کو بوقت ضرورت غیب کی باتیں حضرت جبریل[1] علیہ السلام کے ذریعہ بتائی گئیں۔ آپ چونکہ سب سے افضل واکمل تھے اس لئے آپ کو سب سے زیادہ بذریعہ حضرت جبریل غیب[2] کی باتیں بتائی گئیں۔ لیکن اس سے یہ نہیں لازم آتا کہ آپ[3] مطلقاً عالم الغیب کہے جاویں عالم الغیب سوائے خدا کے دوسرا کوئی نہیں ہے لہٰذا جو شخص کسی کو سوائے خدا کے عالم الغیب اعتقاد کرے تو وہ کافر ہے حنفیہ کا یہی مذہب ہے اگر کوئی شخص حنفی کا عقیدہ اس کے خلاف بتائے تو کتب معتبرہ حنفیہ کے حوالہ سے ثابت کرے اور اگر کوئی شخص بالذات[4] وبالواسطہ کا احتمال پیدا

---

۱ انبیاء کرام کو علوم حاصل ہونیکی اور بھی صورتیں ہیں جیسا کہ حدیث معراج وغیرہ میں اس کی تصریح موجود ہے۔

۲ علم غیب کو مطلقاً خدا کی صفت کہہ کر پھر یہ تحریر کرنا کہ بعض علوم غیبیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ثابت ماننا کفر نہیں ہے۔ مقام حیرت ہے۔ ۱۲ مرتب

۳ یہ کسی کا عقیدہ نہیں ہے۔ ۱۲ مرتب

۴ جب بالذات وبالواسطہ کا فرق صریح آیت وعقیدہ حنفی کے خلاف ہے تو مجیب پر اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ آپ نے گذشتہ سطور میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بعض علوم غیبیہ کا صدق بالذات مانا ہے یا بالواسطہ۔ ۱۲ مرتب

کر کے صریح آیت و عقیدہ حنفی سے انکار کرے تو جان لینا چاہئے کہ آیۃ قل لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر و ما مسنی السوء ترجمہ: کہہ دیجئے اگر میں غیب جانتا بہت سی بھلائی جمع کر لیتا اور مجھے برائی نہ پہونچتی۔

اسی آیت[۱] سے غیب بالواسطہ کا بھی انکار ہو گیا اس لئے کہ برائی سے بچنا اور بھلائی جمع کرنا جیسا کہ غیب بالذات کے ذریعہ ہو سکتا ہے اسی طرح غیب بالواسطہ سے بھی ہو سکتا ہے۔

دوسرے کہ جو شخص بالذات و بالواسطہ کا احتمال پیدا کرے اس کا بھی فرض ہے کہ کتب معتبرہ حنفیہ سے دکھادے کہ علمائے حنفیہ نے یہ احتمال نکالا ہے یا وہ خود احتمال نکالتا ہے صریح آیت و عقیدۂ حنفی سے انکار کے لئے۔ الغرض حنفی کا عقیدہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلعم عالم الغیب نہیں ہیں۔ جو شخص عالم الغیب اعتقاد کرے وہ کافر ہے۔ اگر اس کے خلاف کوئی کہے تو کتب حنفیہ سے دکھاوے۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ حکیم محمد نصیر الدین محمد آبادی عفی عنہ، حال مقیم محلّہ کٹرہ، شہر اعظم گڈھ، یوپی۔

---

۱ اس آیت کی یہ تشریح قرآن و سنت اور اقوال علماء کے صراحۃً خلاف ہے جسکی تفصیل اس رسالہ میں موجود ہے۔ ۱۲ مرتب

جواب الجواب

الحمد للّٰه الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله و کفی باللّٰه شهیدا والصلوٰة والسلام علیه و علیٰ اله و اصحابه و سلم تسلیما کثیرا هوالذی علمه اللّٰه تعالیٰ مالم یکن یعلم و کان فضل اللّٰه علیه عظیما فاعطاه اللّٰه تعالیٰ علو ماً بعضها ما احتوی علیه القلم الاعلیٰ وما استطاع علیٰ احا طتها اللوح الاوفیٰ فالحمد للّٰه العلیّ الاعلیٰ .

تمہید

اس علیم و خبیر جل جلالہٗ نے اپنے محبوب بشیر و نذیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے کمالات کا جامع[1] بنایا، اپنے غیب خاص پر مطلع فرمایااوران پر غیب کے

---

[1] حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جامع الکمالات ہونا قرآن مجید کی ہر آیت سے ثابت ہے۔ علم و فضل، تقویٰ وطہارت، عقل و حلم، نبوت ورسالت، سیرت و کردار، پیغام و عمل اور حسب و نسب جس حیثیت سے بھی تاجدار کائنات کی خصوصیات کا آپ مطالعہ کریں ہر وصف پر آیات قرآنیہ آقا کی جلالت کا خطبہ پڑھتی ہیں۔ کیا ہی خوب فرمایامداح رسول حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے۔

خلقت مبرأ من کل عیب   کانك قد خلقت کماتشاء

تفصیل کے لئے شان حبیب الرحمٰن وغیرہ کا مطالعہ کریں۔ ۱۲/ مرتب

دروازے[1] کھول دیئے۔ لیکن منکرین شور مچاتے پھرتے ہیں۔

لہذا مسئلہ خود وضاحت چاہتا ہے اور سوال کی نوعیت بھی بسط و تفصیل چاہتی ہے اس لئے یہ بھی واضح کر دینا مناسب ہے کہ سائل ایک دیوبندی مولوی ہیں جو گذشتہ سال اسی مسئلہ پر فتویٰ دے چکے ہیں چونکہ زمانہ ترقی کر رہا ہے اس لئے امسال سائل ہو گئے ہیں۔۔۔۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام دیوبندیوں کا یہی کام ہے کہ دینداروں کی مخالفت کریں، مسلمانوں کو راہ حق سے ہٹائیں، ان کے دلوں سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت مٹائیں، عظمت شان رسالت گھٹائیں۔ خصوصاً فرقہ دیوبندیہ نجدیہ کو تو مطمح[2] نظر ہی یہ ہے کہ جس طرح ہو کمالات محمدی کا انکار کریں اس لئے شب و روز اسی تلاش میں رہتے ہیں کہ کوئی آیت یا حدیث ایسی ہاتھ آئے، کسی کا کوئی قول ہی ایسا مل جائے جس سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے کسی کمال کی نفی[3] کا موقع ملے مگر ملے تو کیسے ملے؟ اور ہاتھ آئے تو کیوں کر؟ آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ بلکہ ساری شریعت[4] مطہرہ تو

---

[1] حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعطیت الکنزین دوسرے مقام پر فرماتے ہیں اعطیت مقالید الدنیا وغیرہ وغیرہ۔ ۱۲ مرتب

[2] ثبوت کیلئے تقویۃ الایمان۔ حفظ الایمان۔ تحذیر الناس اور براہین قاطعہ وغیرہ دیکھیں۔ ۱۲ مرتب

[3] ہاں کفار و مشرکین نے ضرور اس طرح کی جسارت کی تھی جس کے جواب میں یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون اور انا اعطیناک الکوثر وغیرہ آیات قرآنیہ نازل ہوئیں۔ ۱۲ مرتب

[4] فاضل بریلوی فرماتے ہیں ؎

اللہ کی سر تابقدم شان ہیں یہ | ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں | ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

کمالات محمدی کا خطبہ پڑھتی ہے۔ ہر جگہ عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پرچم لہرا رہا ہے دین اور دین کی کسی کتاب میں حضور کی تنقیص ملے ناممکن[1] و محال ہے۔

لہٰذا آیتوں، حدیثوں[2] ہی میں کتر بیونت، تراش خراش کرتے ہیں۔ اور ضعیف سے ضعیف قول کو اپنے مدعائے باطل کی سند بنا لیتے ہیں۔ چنانچہ سائل نے بھی اپنے دور سابق میں جب وہ مسند افتاء پر رونق افروز تھے اور جب اس کے فتوے اخبار "سہیل" اعظم گڈھ میں چھپا کرتے تھے اسی اصول پر عمل کیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ باب دوم میں اس کی حقیقت ظاہر ہو جائے گی۔۔۔۔ فتوے میں تو جوہر دکھائے ہی تھے۔ سوال کیا تو اس میں بھی وہ کمال کیا کہ پہلے ہی سوال میں چار چالیں چلیں۔ مقصد یہ ہے کہ کسی ترکیب[3] سے جواب نفی میں ملے اور حضور کے کمال کا انکار ہو جائے۔

اسی لئے سوال یوں قائم کیا کہ بہت لوگ اپنے کو حنفی کہہ کر آیت و حدیث سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم الغیب تھے وہ کافر ہے اور بہت لوگ اپنے کو پکا حنفی کہہ کر آیت و حدیث سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱؎ شرعاً عقلاً عادتاً ہر لحاظ سے محال ہے۔ ۱۲/ مرتب

۲؎ بے شمار ایسی مثالیں علمائے دیوبند کی کتابوں میں ملتی ہیں جس کی ایک جھلک دیوبندی مجیب کے فتوے میں بھی ہے۔ ۱۲/ مرتب

۳؎ جیسا کہ دیوبندی جماعت کے موجودہ سب سے بڑے طنبور مولوی منظور احمد نعمانی نے اپنی کتاب بوارق الغیب میں کہا ہے۔ ۱۲/ مرتب

وسلم کو عالم الغیب نہ جانے وہ کافر ہے۔

اس سوال میں لفظ عالم الغیب لانا چالاکی ہے کیونکہ علمائے اہلسنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل کا دیا ہوا علم غیب مانتے ہیں۔ اسی کو ثابت کرتے ہیں اور دیوبندی حضور کے علم غیب کا مطلقاً انکار کرتے ہیں چنانچہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے حضور کے علم غیب ہی کو شرک صریح لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو "اور یہ عقیدہ کہ آپ کو (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) علم غیب تھا صریح شرک ہے۔" (فتاوی[1] رشیدیہ ج دوم ص ۱۰)

دیکھا عالم الغیب میں بحث ہی نہیں ہے یہ محض سائل کی چال ہے جو شمار میں پہلی ہوئی۔

دوسری چال دیوبندی اور بریلوی علماء کی کھینچ تان کی وجہ سے ہم نے کتاب درمختار اور اس کی شرح ردالمحتار کو عوام کی سہولت کے لئے لازم پکڑا ہے یہ

---

[1] براہین قاطعہ مطبوعہ رحیمیہ دیوبند میں ہے۔ اس بات کو خوب یاد کرلینا ضرور ہے کہ عقیدہ سب کا ہے انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور عالم الغیب ہیں۔ اب قارئین خود فیصلہ فرمائیں کہ فتاویٰ رشیدیہ و براہین قاطعہ کے مصنفین ایک دوسرے کے فتوے کے رو سے کیا ہوئے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
خود آج اپنے دام میں صیاد آگیا

براہین قاطعہ کا یہ نسخہ سند العلماء حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب مدظلہ العالی کی لائبریری میں دستیاب ہے۔ ۱۲ مرتب

حنفی کی معتبر کتاب ہے یا نہیں ۔ یہ بھی چال ہے۔ کیونکہ سائل کے پرانے فتوے سے معلوم ہے کہ نہ درمختار کو پکڑا، نہ ردالمحتار کو، نہ عوام کی سہولت کے لئے۔ بلکہ سائل نے دیوبندی مسلک کو پکڑا ہے اور عوام کو دھوکا دینے کے لئے درمختار اور ردالمحتار کا نام لے لیا ہے۔ اس کی تفصیل باب دوم میں دیوبندی فتوے کی حقیقت کے ساتھ کی جائے گی۔

تیسری چال ایسی عبارت دکھائی جاوے جس کا لفظی ترجمہ یہی ہو کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب نہ جانے وہ کافر ہے۔ یعنی ایسی عبارت ہو جس میں حضور کے لئے لفظ بھی عالم الغیب کا استعمال کیا گیا ہو اور اسی لفظ عالم الغیب کے نہ ماننے والے کو کافر کہا گیا ہو کتنی بڑی دھوکہ بازی ہے صرف لفظ عالم الغیب کا استعمال نہ ہونے سے حضور کے علم غیب کی بھی نفی ہو جائے گی علم غیب عطائی جب صریح آیتوں سے ثابت ہے تو اس کا انکار کفر نہ ہو گا۔

چوتھی چال اور اگر ایسی عبارت متفق علیہ کتاب میں نہ ہو تو صاف لکھا جاوے کہ ایسی صریح عبارت نہیں ہے۔ دیکھا کیسی چال ہے۔ اگر ایسی صریح عبارت جس کا لفظی ترجمہ لفظ عالم الغیب کے ساتھ نہ ہو تو دیوبندیوں کا دعویٰ ثابت ہو جائے گا۔ اور حضور کے لئے علم غیب خدا کا دیا ہوا ماننے والا کافر و مشرک ہو جائے گا۔ بس ایسی ہی چالبازیوں پر دیوبندی مذہب کی بنا ہے[1]۔

لطف یہ کہ دونوں سوالوں میں چار جگہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا

---

[1] مزید معلومات کے لئے زلزلہ، زیروزبر اور خون کے آنسو کا مطالعہ کریں۔ ۱۲ مرتب

اسم گرامی آیا مگر ایک جگہ بھی درود شریف لکھنا گوارا نہ ہوا۔۔۔۔ عجب طرح سے توڑ مروڑ کر اختصار کیا اور گورکھ دھندہ بنایا ہے اس کا نام صلعم رکھا ہے یاد رہے کہ یہ حرکت ناجائز ہے کیونکہ یہ اختصار اس امر کی دلیل ہے کہ درود شریف میں اپنا وقت صرف کرنا ناگوار ہے اس لئے اشاروں سے کام چلاتے ہیں۔ یہ مقتضائے عظمت محمدی کے خلاف[۲] ہے۔

سوال کی تفصیل سے ظاہر ہو گیا کہ سوال میں لفظ عالم الغیب لانا چالبازی ہے محل خلاف حضور کا علم غیب ہے۔

لہٰذا اس چال کے دور کرنے کے بعد پہلے سوال کا منشا تین امور کا دریافت کرنا ہے۔۔۔۔ اوّل یہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب میں جو دیوبندی اور بریلوی علماء کا اختلاف ہے کہ دیوبندی حضور کے لئے علم غیب ماننے والے کو کافر کہتے ہیں اور علماء بریلوی نہ ماننے والے کو کافر کہتے ہیں۔ حنفیہ کی معتبر متفق علیہ کتاب سے بتایا جائے کے ان دونوں میں حق پر کون ہے؟۔۔۔۔ دوسرے کتاب در مختار اور اس کی شرح رد المحتار حنفی کی معتبر کتاب ہے یا نہیں ؟۔۔۔ تیسرے ایسی عبارت کہی جائے جس کا لفظی ترجمہ یہ ہو کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب نہ مانے وہ کافر ہے اور اگر ایسی عبارت متفق علیہ کتاب میں نہ ہو تو صاف لکھا جائے کہ ایسی صریح عبارت نہیں ہے۔

---

۲ عن علی بن ابی طالب قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم البخیل الذی من ذکرت عندہ فلم یصل علی۔ ترمذی شریف جلد ثانی ص ۱۹۳۔ ۱۲/ مرتب

مسئلہ علم غیب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایمان والوں کے لئے بدیہیات[1] شرعیہ سے ہے ہر مومن کا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ محبوب سے پیاری کونسی چیز ہے۔ جس کو اس سے چھپایا جائے گا، اسی کو اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں ۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

مگر منکرین نے تو کمالات محمدی کے انکار کا بیڑا ہی اٹھالیا ہے اس لئے طرح طرح کے مکر وحیلہ سے اس کمال کا بھی انکار کرتے اور سیدھے سادے مسلمانوں کو حنفی بن کر دھوکہ دیتے ہیں اس لئے اثبات علم غیب کے ساتھ مخالفین کی دھوکہ بازی کا جواب بھی ضروری ہے۔

لہٰذا اس مختصر کو دو باب پر تقسیم کرتا ہوں۔ پہلے باب میں سوالوں کا جواب اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب عطائی کا اثبات۔

دوسرے[2] باب میں مخالفین کے اعتراضات کا جواب اور دیوبندی مولوی کے فتوے کی حقیقت۔

---

[1] کیونکہ نبی کا معنی ہی ہے غیب کی خبر دینے والا۔ مواہب لدنیہ شریف میں ہے النبوۃ ماخوذۃ من النباء وھو الخبر ای ان اللّٰہ تعالیٰ اطلعه علی ...... ۱۲ مرتب

[2] کثرت مصروفیات کی بنا پر مصنف علیہ الرحمہ کے قلم سے یہ باب معرض تحریر میں نہیں آسکا۔ ۱۲ مرتب

باب اول

اثبات علم غیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور سوالوں کا جواب

اشرف انبیاء محبوب کبریا۔ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خداوند قدوس جل و علیٰ شانہٗ نے تمام اولین و آخرین کے علوم[۱] عطا فرمائے روز اوّل سے روز اخیر تک کے تمام غیب اور شہادت کا علم دیا۔ کائنات کے ذرہ ذرہ پر آپ کو مطلع کیا۔ ملکوت السمٰوات والارض کا شاہد بنایا تمام عالم آپ کے پیش نظر کر دیا۔ عرش سے فرش تک شرق سے غرب تک تمام موجودات سارے ممکنات کا عالم بنایا۔ کھلی اور چھپی، پوشیدہ اور ظاہر تمام اشیاء پر مطلع کیا۔ زمین کی تاریکیوں

۱؎ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں ہے قال فرایتہ وضع کفہ بین کتفی حتی وجدت بردانا ملہ فتجلی لی کل شیء و عرفت (مشکوٰۃ شریف ص ۷۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پس دیکھا میں نے اپنے پروردگار کو کہ رکھا اپنے دست قدرت کو میرے شانوں کے درمیان یہانتک کہ میں نے اسکی سردی اپنے سینہ میں پائی پس ہر چیز مجھ پر ظاہر اور روشن ہو گئی اور میں نے ہر شئی کو جان لیا۔ شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اشعۃ اللمعات میں اسی حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں پس ظاہر شد و روشن شد مرا ہر چیز از علوم و شناختم ہمہ را۔ پس ظاہر اور روشن ہوئی میرے لئے ہر چیز علوم سے اور میں نے سب کو جان لیا اور پہچان لیا۔ ۱۲ منہ

اور سمندر کی گہرائیوں میں جو چیزیں موجود ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کی عطاودین سے ان پر مطلع ہیں ان سب کو جانتے ہیں حنفیہ اور تمام محققین اہلسنت خواہ شافعی ہوں یا مالکی یا حنبلی سب کا یہی مسلک[1] ہے اور انشاء اللہ العزیز دلائل قاہرہ کی روشنی میں آفتاب سے زیادہ ظاہر ہو جائے گا کہ۔

فضل خدا سے غیب شہادت ہوا انہیں

اس پر شہادت آیت و وحی و اثر کی ہے

تنبیہ:۔ واضح رہے کہ یہ علم حضور کو اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے اس لئے عطائی ہے اور روز اوّل سے روز آخر تک زمانہ کی دو حدیں ہیں ان کے درمیان جتنی اشیاء اور ان کی صفات وکیفیات ہیں سب بین الحدین ہیں اس لئے سب متناہی ہوئیں۔ اسی طرح عرش تا فرش، شرق تا غرب یہ حدود مکانی ہیں ان میں بھی جتنی اشیاء اور ان کی صفات وکیفیات ہیں سب متناہی تو ان کا علم بھی متناہی۔ لہٰذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم مذکور عطائی متناہی ہوا بلکہ اس سے ہزاروں ہزار اور زیادہ ہو تب بھی متناہی ہی رہے گا۔ اس کو علم الٰہی سے وہ نسبت بھی نہیں جو ذرہ کو ہزار پہاڑوں سے اور قطرہ کو ہزار سمندروں سے کیونکہ ہزار پہاڑ اور ہزار سمندر متناہی ذرہ اور قطرہ متناہی اور ایک متناہی کو دوسرے سے کوئی نہ کوئی نسبت ضروری ہے لیکن متناہی کو غیر متناہی کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں۔ اور اللہ عزوجل کا علم ذاتی اور غیر متناہی ہے اس کیلئے کوئی حد و نہایت محال ہے لہٰذا علم نبی کو علم الٰہی کے برابر سمجھنا بے عقلی اور علم الٰہی سے جہل ہے۔ اپنے مقام میں اس کی مزید تفصیل آئے

---

[1] یہانتک کہ معتزلہ کا بھی یہی مسلک ہے جو اہلسنت سے خارج ہے۔ ۱۲؍ مرتب

گی۔

اس مدعا کے دو جز ہیں اور یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ رب العزت نے علم غیب عطا فرمایا اور آپ کو علم غیب عطائی حاصل ہے۔ دوسرے علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو روز اوّل سے روز آخر تک کی ہر ایک شئ کا عرش سے فرش تک، شرق سے غرب تمام چھوٹی بڑی، کھلی چھپی، چیزوں کا علم دیا اسی کو ما کان و ما یکون سے تعبیر کرتے ہیں۔

جز ثانی کے متعلق اگرچہ سوال نہیں ہے لیکن جواب میں زیادتی[۱] تبرع و احسان ہے اس کا جواز مسلم۔ لہٰذا دونوں جزؤں کو ثابت کرتا ہوں مگر جز ثانی کو تتمیم جواب کے بعد فصل سوم میں بیان کیا جائیگا۔

---

[۱] یہ ہمارے مسلک کی حقانیت اور حضرت مصنف علیہ الرحمہ کے کمال علم و عرفان کی دلیل ہے۔ ۱۲/ مرتب

فصل اوّل

پہلے سوال کا جواب

آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ و اقوال ائمہ مدعا کے دونوں جزوں پر روشن دلیل ہیں۔ آیات و احادیث سے استدلال کے طرق مختلف ہیں لیکن سوال میں چونکہ دیوبندی و بریلوی علماء کی کھینچ تان مذکور دیوبندی اپنے کو پکا حنفی کہتے ہیں۔ سائل نے بھی اپنے کو حنفی ظاہر کیا ہے اور حنفیہ کی کتابوں سے وہ بھی متفق علیہ ہوں ثبوت مانگا ہے اور حنفیہ کے متفقہ دلائل چار[1] ہیں۔

اوّل۔ قرآن مجید

دوم۔ حدیث شریف

سوم۔ اجماع امت

چہارم۔ قیاس

اور کسی مسئلے کی تلاش و استدلال میں ترتیب بھی یہی ہے یعنی سب سے پہلے قرآن مجید پھر حدیث شریف وغیرہ۔

لہٰذا ضروری ہے کہ پہلے آیات قرآنیہ سے اصول حنفیہ کی بنا پر استدلال کیا جائے تاکہ کسی حنفی کو مجال گریز اور جائے انکار باقی نہ رہے کیونکہ

---

[1] فان اصول الفقه اربعة۔ اصول الشاشی۔ ۱۲ مرتب

مذہب کے اصول ہی اس مذہب کی بناو مدار ہوتے ہیں۔ لہٰذا اصول کا انکار مذہب کا انکار ہے۔

حنفیہ کے مسلمہ اصول جو بنائے استدلال ہیں یہ ہیں۔

جز اول پر استدلال کے متعلق حنفیہ کے اصول۔

(۱) اول سے آخر تک پورا قرآن مجید ماننا اور سب پر ایمان لانا۔ ایمان کے لئے ضروری ہے تمام قرآن مجید کو مانے اور صرف کسی آیت کا انکار کرے کافر ہے۔

(۲) جب دو آیتوں میں اختلاف معلوم ہو یعنی ایک آیت کسی شئی کی نفی پر دلالت کرے اور دوسری اسی شئی کے اثبات پر تو حتی الامکان ان آیتوں میں تطبیق دی جاتی ہے اور تطبیق کے اصولوں میں سے پہلا اصول یہ ہے کہ اسی نفی اور اثبات کے اگر دو محمل صحیح بن سکتے ہیں تو ان دونوں آیتوں کے وہ دو محمل قرار دیئے جائیں اور آیت نفی کو نفی پر باقی رکھا جائے اور آیت اثبات کو اثبات پر (نور الانوار و عامہ کتب اصول)

ان اصولوں کو ذہن نشین کرنے کے بعد مدعا کے جز اول پر یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے علم غیب عطا فرمایا۔ آیات قرآنیہ ملاحظہ ہوں۔

(۱) وَلَوْ كُنْتُ[۱] اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ. (پ۹ ع۱۳)

(۲) قُلْ[۲] لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ. (پ۲۰ ع۱)

---

۱ اور اگر میں غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت بھلائی جمع کرلی۔ (ترجمہ رضویہ)

۲ تم فرماؤ غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر اللہ۔ (ترجمہ رضویہ)

(٣) عَالِمُ[١] الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْ تَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ. (پ٢٩ع١٢)

(٤) وَمَا[٢] كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ. (پ٤ع٩)

(٥) وَمَا[٣] هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ. (پ٣٠ع٦)

(٦) وَعَلَّمَكَ[٤] مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْماً. (پ٥ ع١٤)

(٧) ذَالِكَ[٥] مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ط وَ مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ. (پ٣ع١٣)

(٨) ذٰلِكَ[٦] مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ج وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَ هُمْ يَمْكُرُوْنَ. (پ١٣ع٤)

---

[١] غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ (ترجمہ رضویہ)

[٢] اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دیدے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ (ترجمہ رضویہ)

[٣] اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (ترجمہ رضویہ)

[٤] اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (ترجمہ رضویہ)

[٥] یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں۔ (ترجمہ رضویہ)

[٦] یہ کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب انہوں نے اپنا کام کیا تھا اور وہ داؤں چل رہے تھے۔ (ترجمہ رضویہ)

(۹) تِلْكَ[۱] مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ . (پ ۱۲ع ۴)

ان ۹/ آیات مذکورہ میں سے پہلی دو آیتوں سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علم غیب کی نفی معلوم ہوتی ہے مگر ان کے بعد کی سات آیتیں حضور کے لئے علم غیب ثابت کر رہی ہیں۔

پہلے اصول کی بناء پر ان سب آیتوں پر ایمان لانا ضروری ہے دو آیتوں کو دیکھتے ہوئے کوئی شخص مطلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علم غیب کی نفی کرے یعنی کسی وجہ سے بھی آپ کے لئے علم غیب ثابت نہ مانے تو بعد کی سات آیتوں کا انکار ہوتا ہے۔ اور پہلے ہی اصول میں گذرا کہ قرآن مجید کی کسی ایک آیت کا انکار بھی کفر ہے چہ جائیکہ سات آیتوں کا انکار۔

اور اگر بعد کی سات آیتوں کو دیکھتے ہوئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے مطلق علم غیب کا اثبات کرے یعنی کسی وجہ سے بھی آپ سے علم غیب کی نفی نہ کرے تو پہلی دو آیتوں کا انکار ہوتا ہے یہ بھی کفر ہے۔

لہٰذا آیات نفی واثبات دونوں پر عمل کرنے کے لئے اصول[۲] تطبیق عمل میں لایا جائے گا کیونکہ اصول تطبیق یہاں جاری ہے اس لئے کہ آیاتِ نفی واثبات کے دو صحیح محمل ہیں۔ آیات نفی کا محمل علم غیب ذاتی واستقلالی ہے اور آیات اثبات کا محمل علم غیب عطائی ہے۔ اس اصول سے دونوں قسم کی آیتوں میں تطبیق[۳] ہو کر صاف وصریح یہی نتیجہ نکلا کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو علم غیب ذاتی

---

[۱] یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔ (ترجمہ رضویہ)

[۲] یعنی ایسا طریقہ جس سے دونوں پر عمل ہو جائے۔ ۱۲ / مرتب

[۳] مطابقت۔ ۱۲ / مرتب

نہیں یعنی بغیر خدا کی عطا کے آپ کو علم غیب نہیں اور اللہ عزوجل کی عطاودین سے حضور کو علم غیب ہے۔

قطع نظر اس اصول کے آیات نفی خود دلیل ہیں کہ ان آیتوں میں صرف علم ذاتی غیر متناہی کی نفی ہے کیونکہ پہلی آیت **و لو کنت اعلم الغیب لا ستکثرت من الخیر و مامسنی السوء**. ترجمہ :اور اگر میں غیب جانتا تو خیر کثیر جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ خیر جمع ہونا اور تکلیف نہ پہونچنا یہ علم ذاتی واستقلالی ہی کو لازم ہے۔ لہٰذا علم ذاتی استقلالی ہی کی نفی ہوئی۔ باب[۱] دوم میں اس کی مزید تفصیل آئے گی۔

دوسری آیت **قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللّٰہ** . ترجمہ :۔ کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی بھی غیب نہیں جانتا۔ اس آیت میں غیر خدا سے غیب جاننے کی نفی اور اللہ تعالیٰ کے لئے بطور حصر اس کا اثبات ہے تو لامحالہ غیر خدا سے جس علم غیب کی نفی کی گئی ہے وہی اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت اور اللہ عزوجل کا علم ذاتی غیر متناہی ہے۔ لہٰذا اسی علم ذاتی غیر متناہی کی غیر خدا سے نفی ہوئی اور اگر آیت میں غیر خدا سے علم عطائی متناہی کی نفی مانی جائے تو وہی اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہوگا۔ اور لازم آئے گا کہ اللہ عزوجل کا علم عطائی متناہی ہو یہ محال وباطل ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ آیات نفی میں علم ذاتی غیر متناہی مراد ہے اور آیات

۱؎ افسوس کہ یہ باب تحریر کرنے سے رہ گیا ورنہ علم و تحقیق کا نہایت عظیم الشان نمونہ ہوتا۔ ۱۲/ مرتب

اثبات میں عطائی ہونا ظاہر اور متناہی اس لئے کہ غیر متناہی کی عطا محال ہے۔

لہٰذا دونوں قسم کی آیتوں کو ملانے سے آیات خود بتارہی ہیں کہ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا۔

اسی اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے ائمہ کرام نے آیات اثبات کو علم عطائی پر اور آیات نفی کو علم ذاتی استقلالی غیر متناہی پر حمل کیا۔

چنانچہ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ حدیثیہ میں فرمایا۔

معنا ھا لایعلم ذٰلك استقلالاً و علم احاطة لکل المعلوم الا اللّٰہ

یعنی معنی آیت نفی کے یہ ہیں کہ اللہ کے سوا کسی کو علم استقلالی نہیں نہ اس کے سوا کسی کا علم جمیع معلومات غیر متناہیہ کو محیط۔ انتہیٰ

شفائے امام قاضی عیاض اور اس کی شرح نسیم الریاض میں ہے۔

(ھذہ المعجزۃ) فی اطلاعه صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه و سلم علی الغیب (معلومة علی القطع) بحیث لا یمکن انکارھا او التردد فیھا لاحد من العقلاء

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معجزہ[1] علم غیب یقیناً ثابت ہے جس میں کسی عاقل کو انکار یا تردد کی گنجائش نہیں کیونکہ اس میں حدیثیں بکثرت بالاتفاق نبی صلی

---

[1] یہ ایسا معجزہ ہے جس پر اہل اسلام کا اجماع ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس معجزہ کو دیابنہ اپنے اوپر قیاس کرکے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ ایں خیال است و محال است و جنوں۔
۱۲ مرتب

(لكثرة رواتها وا تفاق معانيها على الاطلاع على الغيب)وهذا لا ينا فی الا يات الدالة على انه لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلاَّ اللّٰهُ و قوله لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْ تُ مِنَ الْخَيْرِ فان المنفى علمه من غير واسطة واما اطلاعه صلى الله عليه وسلم علمه با علام الله تعالىٰ له فامر محقق لقوله تعالىٰ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلاَّ مَنِ ارْتَضىٰ مِنْ رَّسُوْلٍ.

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت ہے اور یہ ان آیتوں کے کچھ خلاف نہیں کہ جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سواء کوئی غیب نہیں جانتا۔ اور اسی طرح آیت وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْ تُ مِنَ الْخَيْرِ میں اگر غیب جانتا تو بہت بھلائی جمع کر لیتا۔ ان آیتوں میں بلاواسطہ علم غیب کی نفی ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم دینے سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب ملنا تو یقینی بات ہے کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ انتہیٰ

ائمہ کرام کی ان تصریحات سے صاف واضح ہے کہ آیتوں میں ذاتی کی نفی ہے اور عطائی کا اثبات ہے۔

اہلسنت کا یہی مسلک ہے یہی عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم نہ ذاتی ہے نہ غیر متناہی بلکہ اللہ عزوجل کا دیا ہوا علم غیب عطائی و متناہی

ہے بفضلہ تعالیٰ یہ عقیدہ جو مدعا کا جزء اوّل ہے آیات قرآنیہ واصول حنفیہ سے ثابت اور آفتاب نیم روز کی طرح روشن ہو گیا۔ یہ بھی واضح ہو گیا کہ جو شخص نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے علم غیب کا مطلقاً انکار کرے اور کہے کہ آپ کو اللہ کا دیا ہوا بھی علم غیب نہیں وہ نہ حنفی[1] ہے نہ مسلمان۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ اختلاف مذکور فی السوال میں علماء بریلی کا قول حق ہے والحق احق[2] بالاتباع. یہی امر اوّل کا جواب ہے جو دلائل قاہرہ سے ثابت ہو گیا۔ اسی سے دیوبندیوں کی کھینچ تان بھی ظاہر ہو گئی کہ باوجودیکہ حنفی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اصول حنفیہ پر عامل نہیں۔ صرف نفی کی آیتیں لیتے ہیں اور اثبات کی آیتیں چھوڑ کر "اَفَتُؤْ[3]مِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ" کے مصداق بنتے ہیں۔ مسلمانوں کو پورے قرآن مجید پر ایمان لانا چاہئے اور یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے علم غیب عطا فرمایا۔ اور آپ کا علم نہ ذاتی ہے نہ غیر متناہی۔

(جواب امر دوم)

درمختار اور اس کی شرح ردالمحتار حنفیہ کی نہایت معتبر و مستند کتاب ہے۔

---

[1] جیسا کہ مرقات۔ اشعۃ اللمعات۔ مدارج النبوۃ۔ عینی۔ ردالمحتار اور تاتارخانیہ وغیرہم کی عبارتوں سے ثابت ہے۔ ۱۲ مرتب

[2] اور حق بات ہی قابل قبول ہوتی ہے۔ ۱۲ مرتب

[3] پ ۱ ع ۹۔ تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔ (ترجمہ رضویہ)

ردالمحتار میں علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے انبیاء علیہم السلام کے لئے علم غیب ثابت کیا ہے بلکہ اولیاء کو بھی بعض غیب پر مطلع مانا۔ اور اس کو ولی کی کرامت فرمایا ہے۔ عبارت یہ ہے۔

"وان الرسل یعرفون بعض الغیب قال تعالیٰ عالم الغیب فلا یظهر علیٰ غیبه احدًا ۝ الا من ارتضٰی من رسول الخ قلت بل ذکروافی کتب العقائد ان من جملة کرامات الاولیاء الاطلاع علی بعض المغیبات" (ردالمحتار کتاب النکاح)

ترجمہ۔ اور بیشک انبیاء علیہم السلام بعض غیب جانتے ہیں کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اللہ عالم الغیب ہے اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو۔ میں کہتا ہوں بلکہ عقائد کی کتابوں میں مذکور ہے کہ بعض غیب پر مطلع ہونا اولیاء کی کراموں میں سے ہے۔ انتہیٰ۔

دیکھا ردالمحتار میں کیسی صاف تصریح ہے کہ انبیاء علیہم السلام غیب جانتے ہیں اور اس کی دلیل میں وہی آیت پیش کی جو اوپر استدلال میں گذری انبیاء علیہم السلام کے لئے تو اللہ کا دیا علم غیب ثابت ہی ہے ان کی رفعت شان تو بہت ہی بلند ہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے غلاموں کے لئے تصریح فرمادی کہ اولیاء بھی بعض غیب پر مطلع ہیں اور یہ ان کی کرامت ہے اور فرمایا کہ عقائد کی کتابوں میں یہی مذکور ہے۔ لہٰذا حنفیوں کو ردالمحتار پر عمل کرنا چاہئے اور ماننا چاہئے کہ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا اور ان کے طفیل

سے اولیاء[۱] بھی غیب پر مطلع ہیں۔

(جواب امر سوم)

جب آیات قرآنیہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت ہے تو یقیناً اس کا منکر کافر اس پر یہ ہٹ کرنا کہ ایسی صریح عبارت متفق علیہ کتاب میں دکھائی جائے بیجا ہے مگر بفضلہٖ تعالیٰ وہ بھی پوری ہو گئی ہے۔ واقعی ایسی صریح عبارت کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ یہ عبارت[۲] سب سے پہلی متفق علیہ کتاب قرآن مجید میں موجود ہے۔

بغور سنئے کسی شخص کی اونٹنی گم ہو گئی تھی اور پتہ نہ چلتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری اونٹنی فلاں جنگل میں ہے۔ اس پر ایک منافق نے کہا محمد ہمیں خبر دیتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جنگل میں ہے محمد غیب کیا جانیں۔ منافق کے اس انکار پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

---

۱ اس کی تشریح تاتارخانیہ کی عبارت میں موجود ہے۔ ۱۲ر مرتب

۲ اب بھی اگر منکرین علم غیب کو سمجھ میں نہ آئے تو ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم. پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیں اور قیامت کا انتظار کریں۔ ۱۲ر مرتب

وَلَئِنْ[1] سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْ لُنَّ. اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ ط قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيَاتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْكَفَرْتُمْ بَعْدَاِيْمَا نِكُمْط

ترجمہ: اگر تم ان سے پوچھو تو وہ ضرور کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی مشغلے اور کھیل میں تھے تم فرمادو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانہ نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔

ابو بکر بن شیبہ استاد امام بخاری و مسلم اپنے مصنف میں اور امام ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ اپنی اپنی تفسیروں میں امام اجل سیدنا مجاہد شاگرد خاص عالم قرآن سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی۔

"انه قال فی قوله تعالیٰ ولئن سالتهم لیقولن انما کنا نخوض و نلعب ط قال رجل من المنا فقین یحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادی کذاوکذا و ما یدریه بالغیب"

یعنی اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ ایک منافق نے کہا تھا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں خبر دیتے ہیں کہ فلاں شخص کی اونٹنی فلاں جنگل میں ہے محمد کو غیب کا کیا علم اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا کہ اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو تم اس کلام کے کہنے سے کافر ہوگئے۔

دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر جلد ۱۰ ص ۱۰۵ اور تفسیر در منثور

---

[1] پ ۱۰ ع ۱۴

امام جلال الدین سیوطی مطبع مصر جلد ۳ / ص ۲۵۱۔

دیکھا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کرنے والے کے کفر پر قرآن مجید کا فتویٰ [1] ہے۔ اور کتنی صریح عبارت، **لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم**، آیت کا لفظی یہی ترجمہ ہے۔ بہانہ نہ بناؤ تم کافر ہو گئے ایمان کے بعد۔

بفضلہٖ تعالیٰ پہلے سوال کے تینوں جزؤں کا جواب بدلائل قاہرہ ختم ہوا مولیٰ تعالیٰ قبول کی توفیق دے۔

---

[1] وہابیہ کے نزدیک اس فتویٰ سے زیادہ اہمیت کا حامل حفظ الایمان فتاویٰ رشیدیہ اور تقویۃ الایمان کا فتویٰ ہے لہٰذا کبھی بھی قرآن کے اس فتوے کو وہ تسلیم نہیں کر سکتے۔ ورنہ بہت پہلے وہ علم غیب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قائل ہو گئے ہوتے۔ اور مدتوں کا یہ اختلاف وانتشار ختم ہو گیا ہوتا۔ اگر بار خاطر نہ ہو تو زلزلہ پر عامر عثمانی دیوبند اور رسالہ الامداد پر سعید اکبر آبادی کا تبصرہ پڑھ لیں۔ ۱۲ / مرتب

فصل دوم

دوسرے سوال کا جواب

پہلے سوال کے جواب میں دلائل قاہرہ آیات قرآنیہ سے اصول حنفیہ پر ثابت ہو گیا کہ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا اور ائمہ حنفیہ کے فتاویٰ کی تصریح بھی پیش ہوئی۔

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ حدیثیہ کی عبارت ثبوت میں گذری اس میں آیات نفی کو علم ذاتی استقلالی پر ہی محمول کیا جس سے آیتوں کا مطلب حنفیہ کے نزدیک واضح ہو گیا کہ نفی علم ذاتی کی ہے اور ثبوت علم غیب عطائی کا ہے علمائے اہلسنت یہی فرماتے ہیں۔

ردالمحتار کی عبارت میں کتنی تصریح گذری کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علم غیب جانتے ہیں اور اسی آیت سے استدلال کیا جو ہمارے استدلال کی سات آیتوں میں پہلی آیت ہے۔ اس سے بھی واضح ہو گیا کہ علمائے حنفیہ نے آیت کا مطلب یہی قرار دیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا ہے۔ آیات قرآنیہ سے یہی ثابت ہوا۔ اصول حنفیہ سے یہی ثابت۔ فتاویٰ واقوال علماء حنفیہ سے یہی ثابت ہوا اس پر بھی کوئی اپنے کو حنفی کہہ کر اختلاف کرے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کرے تو

بالکل صاف بات ہے کہ وہ انکار کرتا ہے قرآن مجید کا۔ وہ انکار کرتا ہے اصول حنفیہ کا۔ وہ انکار کرتا ہے فتاوئ حنفیہ کا۔ وہ انکار کرتا ہے اقوال علماء حنفیہ کا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ انکار کرتا ہے اپنے مسلمان[1] ہونے کا۔ وہ انکار کرتا ہے اپنے حنفی[2] ہونے کا۔

لہٰذا ان قاہر دلائل کے بعد کسی مسلمان حنفی کو بغیر اس کے چارہ نہیں کہ وہ یقین کرے کہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا۔

رہا یہ کہ باوجودیکہ آپ کو اللہ عزوجل نے علم غیب عطا فرمایا اور اس قدر کثیر دیا کہ آپ پر غیب کے دروازے کھول دیئے پھر بھی آپ کو عالم الغیب کہنے میں احتیاط ہے۔ ہاں یوں کہیں گے آپ غیب جانتے ہیں۔ غیب پر مطلع ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم غیب عطا فرمایا۔ آپ پر غیب کے دروازے کھول دیئے۔ صرف لفظ عالم الغیب کے اطلاق میں احتیاط کریں گے۔ کیونکہ لفظ عالم الغیب قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اس کا استعمال وارد نہیں۔

اس لئے احتیاط ہے کہ اس لفظ کو اللہ کے لئے مخصوص لکھا جائے۔ لیکن حضور سے اس کے معنی کی نفی نہیں ہو سکتی بلکہ دوسرے الفاظ میں اس کے معنی کا اطلاق آپ پر کیا جائے گا جیسا کہ گذرا۔

جس طرح کہ لفظ رحمٰن اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے حضور پر اس کا

۱۔۲ چونکہ علم غیب کے انکار سے اجماع، آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ، اصول حنفی اور حنفی فتاوی کا انکار لازم آتا ہے لہٰذا منکرین علم غیب مسلمان ہیں نہ حنفی۔ ۱۲ مرتب

اطلاق جائز نہیں حالانکہ اس کے معنی کا اطلاق علی وجہ المبالغہ آپ پر وارد ہے۔ قرآن مجید میں آپ کو رحمۃ للعلمین فرمایا ہے لیکن لفظ "رحمٰن" کی خصوصیت کی وجہ سے آپ پر رحمٰن کا اطلاق جائز نہیں ایسے ہی لفظ عزوجل[1] یہ بھی اللہ رب العزت کے لئے مخصوص ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی عزت و جلالت ختم ہے ذات محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

لہٰذا جس طرح لفظ "رحمٰن" اور لفظ عزوجل کا اطلاق حضور پر صحیح نہیں لیکن ان کے معنی کا اطلاق دوسرے الفاظ میں صحیح ہے اسی طرح لفظ عالم الغیب کی خصوصیت کی بناء پر آپ کو عالم الغیب کہنا صحیح نہیں۔ لیکن اس کے معنی ذات گرامی صفات سرور کائنات محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں موجود ہیں۔ اس معنی کا اطلاق دوسرے الفاظ میں کرنا صحیح ہے۔ جیسے یوں کہنا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں۔ آپ غیب پر مطلع ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم غیب عطا فرمایا۔ آپ پر غیب کا دروازہ کھولا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ دونوں سوالوں کا جواب مختصر دلائل قاہرہ کی روشنی میں ختم ہوا۔ **فالحمدللّٰہ علیٰ ذٰلک** مولیٰ عزوجل مسلمانوں کو قبول کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

---

[1] جیسے لفظ حرام کا استعمال بیت اور شہر کے ساتھ حرمت کے معنی میں ہے اور ولد کے ساتھ دوغلا کے معنی میں حالانکہ ولد کے ساتھ بھی حرام کا معنی حرمت کے ہو سکتا ہے لیکن عرف و استعمال میں یہ معنی مسموع نہ ہوگا۔ ۱۲/ مرتب

علم ماکان و مایکون

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے روز ازل سے روز آخر تک زمین و آسمان کل کائنات تمام موجودات کا علم تفصیلی عطا فرمایا عرش تا فرش ہر شئے آپ پر روشن کردی حتی کہ زمین کی تاریکیوں۔ سمندر کی گہرائیوں میں کوئی ذرہ ایسا نہیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مخفی ہو اسی کو علم ماکان و مایکون کہتے ہیں اس مدعا پر آیات واحادیث واقوال ائمہ دین بکثرت ہیں۔ اوّل آیات سے اصول حنفیہ پر استدلال کروں اس کے بعد احادیث کریمہ واقوال ائمہ پیش کروں۔

(آیات قرآنیہ سے علم ماکان ومایکون کا ثبوت)

(آیات واحادیث سے استدلال پر حنفیہ کے مسلمہ اصول)

(۱) نکرہ تحت نفی مفید عموم ہے لفظ کل عموم میں محکم ہے جب نکرہ پر داخل ہوتا ہے تو مدخول کے ہر ہر فرد کے لئے حکم ثابت ہوتا ہے۔ (توضیح تلویح)

(۲) عام اپنے مدلولات کے لئے افادۂ حکم میں قطعی ہے۔ (عامہ کتب اصول)

(۳) قرآن وحدیث کے نصوص ہمیشہ اپنے ظاہر پر رہیں گے بغیر دلیل شرعی ظاہر معنی سے پھرنا گمراہی ہے۔ (شرح عقائد نسفی)

(۴) تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے نازل نہیں کرتی نہ اس کے اعتماد پر کسی ظنی

سے تخصیص ہو سکے گی (توضیح)

(۵) حدیث احاد کیسی ہیں اعلیٰ درجہ کی صحیح ہو عموم قرآن کی تخصیص نہیں کر سکتی اگر تطبیق ممکن نہ ہو تو عموم قرآن کو ترجیح ہو گی۔ اور حدیث متروک ہو جائے گی۔

یعنی اگر قرآن مجید سے کسی حکم کی تعیم ثابت ہو اور حدیث احاد اس حکم کی تخصیص پر دلالت کرے تو اگر تخصیص و تعیم کے دو محمل صحیح بن سکتے ہیں اور تطبیق ہو سکتی ہے تو حدیث و قرآن دونوں پر عمل کیا جائے گا ورنہ قرآن مجید اپنے عموم پر باقی رہے گا۔ اور حدیث احاد متروک ہو جائے گی۔ (نور الانوار، اصول الشاشی وغیرہما)

حنفیہ کے ان اصول کو نظر میں رکھتے ہوئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم ماکان ومایکون پر آیات قرآنیہ ملاحظہ ہوں۔

(۱) وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ٥ (پ ۱۴ ع ۱۸)

ترجمہ: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو۔

(۲) مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ (پ ۱۳ ع ۶)

ترجمہ:۔ یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں لیکن اپنوں سے اگلے کاموں کی تصدیق ہے اور ہر چیز کا مفصل بیان۔

(۳) مَافَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ (پ ۷ ع ۱۰) ترجمہ:۔ ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھانہ رکھا۔

جب قرآن مجید ہر شئ کا روشن اور تفصیلی بیان ہے اور اہلسنت کے نزدیک شئ[۱] ہر موجود کو کہتے ہیں تو پہلے ہی اصول کی بنا پر عرش تا فرش ساری کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطہ میں داخل ہوئے کیونکہ آیتوں میں لفظ کل شئ پر داخل ہوا۔ شئ نکرہ ہے اور اصول میں گذرا کہ لفظ کل جب نکرہ پر داخل ہو تو اس کے ہر ہر فرد کے لئے حکم ثابت ہوتا ہے۔

لہٰذا اس اصول کی بناء پر قرآن مجید تمام موجودات کا روشن اور تفصیلی بیان ہوا۔ اور منجملہ موجودات کتابت لوح محفوظ یہی ہے تو بالضرورت یہ بیانات اس کے مکتوبات کو بالتفصیل شامل ہوئے اور لوح محفوظ میں جو کچھ لکھا ہے قرآن مجید اس کا روشن اور تفصیلی بیان ہوا اب قرآن مجید سے پوچھو کہ لوح محفوظ میں کیا لکھا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ "وَكُلُّ[۲] صَغِیْرٍ وَّ كَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ ٥" اور ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔

وقال اللہ تعالیٰ " وَكُلَّ[۳] شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ٥" اور ہر شئ ہم نے ایک روشن پیشوا میں جمع کردی۔

---

[۱] شرح عقائد میں ہے الشئ عندنا الموجود۔ شئ ہمارے علمائے متکلمین کے نزدیک موجود کو کہتے ہیں ۱۲ مرتب

[۲] پ ۲۷ ع ۱۰ [۳] پ ۲۲ ع ۱۸

وقال اللہ تعالیٰ وَلَا حَبَّۃٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ٥[1]

اور کوئی دانہ نہیں زمین کی تاریکیوں میں اور نہ کوئی تر نہ خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب میں لکھا ہوا ہے

قرآن مجید نے بتایا کہ ہر خشک وتر، چھوٹی بڑی خواہ وہ زمین کی تاریکیوں میں ہو یا سمندر کی گہرائیوں میں ہر ہر چیز لوح محفوظ میں لکھی ہے اور جو کچھ لوح محفوظ میں لکھا ہے وہ شیٔ ہے، قرآن مجید اس کا روشن و مفصل بیان ہے۔

لہٰذا پہلے ہی اصول کی بناء پر قرآن مجید بلا استثناء ہر چھوٹی بڑی کھلی چھپی شیٔ کا روشن و مفصل بیان ہوا۔ پھر بیان بھی کیسا قطعی یقینی حتمی جزمی کہ جس کے پاس نہ شبہ کا گذر نہ شک کی مجال کیونکہ اصول ۲ میں مصرح ہوا کہ عام اپنے مدلولات کیلئے حکم ثابت کرنے میں مثل خاص کے قطعی ہے اور اصول ۳ کی بناپر یہ تعمیم اپنے ظاہر پر ہی رہے گی کیونکہ بے ضرورت شرعی نص کو ظاہر سے پھرنا گمراہی ہے۔ البتہ عقلاً غیر متناہی کی تخصیص ہے اور یہ ضرورت شرعی ہے جیسے انّ اللہ علیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر سے واجب اور ممتنع کی تخصیص اور تخصیص عقلی اصول ۴ کی بناپر عام کو قطعیت سے نہیں نکالتی نہ اس کے اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص جائز۔

لہٰذا ابتداء آفرینش سے قیامت تک جمیع ماکان ومایکون کو قطعاً و یقیناً شامل۔

---

[1] پ ۷ ع ۱۳

لہٰذا ان چار اصول کی بناء پر آیات مذکورہ کے یہ معنی ہوئے کہ قرآن مجید حتماً جزماً یقیناً بلا تخصیص بغیر استثناء جمیع ماکان ومایکون کا روشن اور مفصل بیان ہے اور قرآن مجید کا کافی ووافی وشافی بیان اللہ عزوجل نے اپنے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تعلیم فرمادیا۔

قال اللہ تعالیٰ اِنَّ عَلَيْنَا[1] جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝

قرآن مجید کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمے ہے جب ہم پڑھائیں تو آپ پڑھنے کا اتباع کریں پھر ہم پر اس کے معنی کا بیان ہے

لہٰذا بلا پس وپیش بے ہیر پھیر نص صریح قطعی سے ثابت ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمیع ماکان ومایکون کے عالم ہیں۔ اور یہ وصف تبیاناً لکل شئی چونکہ پورے قرآن مجید کا ہے نہ ہر آیت وسورت کا لہٰذا ختم نزول قرآن مجید سے قبل اگر بعض اشیاء کے علم کی نفی ہو تو وہ ہرگز مخل مقصود نہیں جیسے بعض انبیاء علیہم السلام کی نسبت ارشاد ہے **و منهم من لم نقصص عليك** یا **بعض منافقين** کی نسبت فرمایا "**لا تعلمهم**" اس قسم کی کوئی آیت بھی پورے قرآن مجید کے تبیاناً لکل شئی ہونے کے ہرگز منافی اور احاطۂ علم مصطفوی کی نافی نہیں۔

رہے واقعات وروایات اگر ان کی تاریخ مجہول ہے تو لامحالہ ختم نزول قرآن مجید سے قبل کے ہیں اور اگر معلوم ہے تو دو حال سے خالی نہیں۔ ختم نزول

---

[1] پ ۲۹ ع ۱۷

سے قبل یا بعد۔ اگر قبل کے ہیں تو ہر گز مدعا کے مخالف نہیں اور اگر بعد کے ہیں اور مدعائے مخالف میں نص صریح نہیں تو ان سے استناد محض غلط، مخالفین جس قدر واقعات وروایات آیت قطعیہ کے مقابلہ میں پیش کرتے ہیں اسی قسم کے ہیں ان آیات کے خلاف پر اصلاً ایک دلیل صحیح قطعی الافادہ وہ نہیں دکھا سکتے اور اگر بفرض غلط تسلیم بھی کرلیا جائے تو وہ حدیث اصول[1] ۵ کی بناء پر ان آیات قرآنیہ قطعی الدلالہ کے حضور مضمحل ہو کر خود متروک ہو جائے گی۔

لہٰذا آیات قرآنیہ سے اصول حنفیہ کی بنا پر قطعاً ویقیناً حتماً وجزماً ثابت ہو کہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب عالم قرآن محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ختم نزول قرآن تک جمیع ماکان ومایکون کا علم تفصیلی عطا فرمایا۔

مسلمان خصوصاً حنفی کو اپنے اصول کو مانتے ہوئے اور آیات قرآنیہ پر ایمان رکھتے ہوئے ماننا پڑے گا۔ اور سر جھکانا پڑے گا کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو خداوند قدوس نے جمیع ماکان ومایکون کا علم تفصیلی عطا فرمایا۔ منکرین و مخالفین ان کو دعوت عام ہے کہ سب جمع ہو کر ساری طاقتیں کام میں لاکر ایک آیت قطعی الدلالہ یا ایک حدیث متواتر یا مشہور قطعی الافادہ چھانٹ لائیں جس سے صاف صریح طور پر ثابت ہو کہ تمامی نزول قرآن عظیم کے بعد یہی اشیاء مذکورہ ماکان ومایکون سے فلاں شئی حضور پر مخفی[2] رہی۔ جس کا علم حضور کو دیا ہی نہ گیا ہو۔

---

[1] ص ۳۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔ ۱۲/ مرتب

[2] حضرت مصنف علیہ الرحمہ کی یہ توجیہہ نہایت مفید واہم اور بہت سارے اعتراضات کا دنداں شکن جواب ہے۔ ۱۲/ مرتب

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا فَاعْلَمُو اَنَّ[1] اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ کَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ

اگر ایسا نص نہ لا سکو اور ہم اعلان کردیئے ہیں کہ ہرگز نہ لا سکو گے تو خوب جان لو اللہ تعالیٰ راہ نہیں دیتا دغابازوں کے مکر کو

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ علیٰ حبیبہ سید المرسلین

(احادیث سے علم ماکان ومایکون کا ثبوت)

احادیث کریمہ اس جلیل مقصد پر بے حد و بے شمار ہیں مگر بنظر اختصار چند حدیثوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

حدیث ۱ . عن عمر قال قام فینا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم مقامافاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة مناز لهم واهل النار منازلهم حفظه ذالك من حفظه و نسیه من نسیه . رواه البخاری . مشکوٰۃ شریف ص۵۰۶

ترجمہ:۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک بار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر ابتدائے آفرینش سے لے کر جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں جانے تک کا حال ہم سے بیان فرمادیا جس نے یاد رکھا یاد رکھا جو بھول گیا بھول گیا۔

امام اجل علامہ محمود[2] عینی رحمہ اللہ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں

---

[1] پ ۱۲ ع ۱۶۔ [2] متوفی ۸۵۵ھ

اس حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں۔

فیہ دلالة علی انه اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائهاالیٰ انتهائهاوفی ایراد ذالک کله فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادة (عمدة القاری شرح صحیح بخاری)

یہ حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہی مجلس میں اول سے آخر تک کی تمام مخلوقات کے تمام احوال بیان فرمادیئے اور ان سب بیان کا ایک مجلس میں فرمادینا نہایت عظیم معجزہ ہے۔

امام حافظ الحدیث عسقلانی[۱] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اسی حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں۔

دل ذالک علی انه اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات منذ ابتدأت الی ان یفنی الی ان تبعث فشمل ذالک الاخبارعن المبدء والمعاش والمعاد وفی تیسیر ذالک کله فی مجلس واحد من خوارق العادة امر عظیم (فتح الباری

ترجمہ: یہ حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مجلس میں تمام مخلوقات کے احوال جب سے خلقت شروع ہوئی جب تک فنا ہو گی جب تک اٹھائی جائے گی سب بیان فرمادیئے تو یہ بیان شروع آفرینش و دنیا و محشر سب کو محیط تھااور یہ سب کاایک

---

۱ متوفی ۸۵۲ھ

 مجلس میں بیان فرمانا نہایت عظیم معجزہ[1] ہے۔

امام احمد قسطلانی[2] رحمۃ اللہ تعالیٰ ارشادالساری شرح صحیح بخاری میں اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

اخبرنا مبتدأ من بدء الخلق حتی انتهیٰ الیٰ دخول اهل الجنة الجنة دل ذالك علی انه صلی الله علیه و سلم اخبر بجمیع احوال المخلوقات منذ ابتدأت الیٰ ان تفنیٰ الیٰ ان تبعث وهذامن خوارق العادات ففیه تیسیر القول الکثیر فی الزمن القلیل	یہ حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مخلوقات کے احوال جب سے خلقت پیدا ہوئی جب تک فنا ہوگی جب تک پھر زندہ کی جائے گی سب بیان فرمادئے اور یہ معجزہ ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کے لئے اتنا کثیر کلام اتنے قلیل زمانہ میں آسان فرمادیا

علامہ طیبی[3] نے شرح مشکوٰۃ وعلامہ علی قاری[4] نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں حدیث مذکور کا یہی مطلب بیان فرمایا۔

بخاری و مسلم کی حدیث ہے

---

[1] جب یہ معجزہ ہے تو اس کو اپنے اوپر قیاس کر کے سمجھنے کی کوشش کرنا حماقت وجہالت اور گمراہی ہے۔ ۱۲/مرتب

[2] متوفی ۹۲۳ھ [3] متوفی ۷۴۳ھ [4] متوفی ۱۰۱۴ھ

عن حذيفة قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم مقاماً ما ترك شيئا يكون فى مقامه ذلك الىٰ قيام الساعة الاحدث به حفظه من حفظه و نسيه من نسيه. (مشکوٰۃ شریف ص۴۶۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کھڑے ہوئے ہم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں چھوڑی کوئی شئی جو ہونے والی ہے اس مقام میں مگر بیان فرمادیا اس کو یادر کھا جسے یادرہا بھول گیا جو بھول گیا۔

عن عمر و بن اخطب الانصارى قال صلى بنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و سلم يو ما الفجر و صعد على المنبر فخطبنا حتى حضرت الظهر فنزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتى حضرت العصر ثم نزل فصلى ثم صعدالمنبر فخطبنا حتى غربت الشمس فا خبرنا بماهو كائن الىٰ يوم القيٰمة قال فاعلمنا احفظنا رواه مسلم (مشکوٰۃ وغیرہ ص۵۴۳)

عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز فجر پڑھاکر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ فرماتے رہے یہاںتک کہ ظہر کا وقت آگیا اتر کر نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ فرماتے رہے یہاںتک کہ عصر کا وقت آگیا اتر کر نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ فرماتے رہے یہاں تک کہ آفتاب چھپ گیا اس دن حضور نے ماکان و

مایکون بتادیا ہم میں زیادہ علم اُسے
ہے جسے زیادہ یاد رہا۔

ان احادیث کریمہ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے لئے علم ماکان و مایکون ثابت ہوا۔ ائمہ کرام و محدثین عظام نے احادیث کی شروح میں یہی بیان فرمایا کہ ابتدائے آفرینش سے ختم دنیا تک اور جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک ہر ہر چیز کو حضور عالم ماکان[۱] ومایکون نے صحابہ سے بیان فرمایا۔ باقی یاد رہنا نہ رہنا نہ بیان کی شرط نہ تعلیم کا موقوف علیہ پھر یاد رکھنے والوں کو یاد بھی رہا جن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خداوند قدوس نے ضبط[۲] و حفظ کی توفیق دی وہ قیامت تک کے تمام واقعات اور ظہور میں آنے والے حالات کے عالم تھے اس علم کا اظہار فرماتے اور خبر دیتے تھے۔

امام ابو عمر بن عبدالبر کتاب العلم میں ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہما سے راوی۔ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے میرے سامنے خطبہ میں فرمایا۔

---

۱ اس مسئلہ کو معراج کی طرح سمجھئے۔
زنجیر بھی ہلتی رہی بستر بھی رہا گرم
اس طرح سر عرش گئی آئے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔ ۱۲ مرتب

۲ اللہ کی قدرت سے کوئی بعید نہیں۔ ۱۲ مرتب

سلونی[1] فواللّٰه لا تسئلو نی عن شیء یکون الیٰ یوم القیٰمة الا حد ثتکم به
مجھ سے پوچھو کہ خدا کی قسم قیامت تک جو چیز ہونے والی ہے مجھ سے جو کچھ پوچھو میں بتادوں گا

مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد عالی کا صاف مطلب یہ ہے کہ تمام موجودات ساری کائنات کا مجھے علم ہے قیامت تک جو چیز ہونے والی ہے میرا علم اسے محیط ہے جبھی تو فرمایا کہ پوچھو قیامت تک ہونے والی ہر بات بتادوں گا۔

ہر بات بتانے کا وہی دعویٰ کر سکتا ہے جسے ہر بات کا علم ہو۔ آخر یہ علم مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس نے دیا۔ قرآن مجید نے فرمایا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیا۔

و یعلمهم[2] الکتاب و الحکمة
وہ رسول ان کو کتاب اور حکمت سکھاتے ہیں

---

[1] اس روایت سے یہ نہیں لازم آتا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کے برابر ہے۔ کیونکہ اس عبارت سے قیامت تک ہونے والی چیزوں کا علم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ثابت ہوتا ہے نہ کہ ابتدائے آفرینش سے لے کر قیامت تک کے تمام کلیات وجزئیات اور ہر طرح کے اسرار و رموز کا علم آپ کو حاصل ہے۔ یہ مطلب کسی قول و روایت سے اخذ نہیں ہوتا ہے۔ یہ صرف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت عظمیٰ ہے یہی وجہ ہے کہ جماعت اہلسنت کے نزدیک مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم ماکان ومایکون ہیں حضور کے علاوہ کسی کو بھی عالم ماکان ومایکون کہنا جائز و درست نہیں ہے۔ یہ بحث تفصیل طلب ہے پھر بھی نفس مسئلہ سمجھنے کے لئے یہ چند سطور ہی کافی ہیں۔ ۱۲ مرتب۔

[2] پ ۲ ع ۲۔

اور فرمایا وہ رسول تمہیں سکھاتے ہیں جو تم نہ جانتے تھے

یعلمکم[1] مالم تکونو اتعلمون

حضور کے تعلیم یافتہ درس گرفتہ حضرات کی یہ شان ہے تو حضور کے علوم کی کیا حد و نہایت۔

بفضلہٖ تعالیٰ احادیث صحیحہ صریحہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم ماکان ومایکون ثابت ہوا۔

اقوال ائمۂ کرام سے علم ماکان ومایکون کا ثبوت

شیخ محقق مولانا شاہ عبدالحق[2] محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں تحت حدیث "**فعلمت مافی السمٰوٰت ومافی الارض**" فرماتے ہیں۔

پس دانستم ہرچہ در آسمانہا و ہرچہ در زمین بود عبارت است از حصول تمام علوم جزئی و کلی واحاطہ آں

پس جان لیا میں نے ہر چیز کو جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے یعنی تمام علوم جزئی و کلی حاصل ہو گئے اور سب کا احاطہ کر لیا

امام بن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے تحت

---

[1] پ ۲ ع ۴ [2] متوفی ۱۰۵۲ھ

میں فرمایا۔

"فعلمت مافی السمٰوٰت والارض ای جمیع الکائنات التی فی السمٰوات بل ومافوقھاو جمیع مافی الارضین السبع بل وما تحتھا"

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ جو ارشاد فرمایا کہ میں نے جان لیاجو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جس قدر موجودات ساتوں آسمانوں میں ہے بلکہ وہ بھی جو ان سے اوپر ہیں اور جس قدر کائنات ساتوں زمینوں میں ہیں بلکہ وہ بھی جوان سے نیچے ہیں سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم میں آگئیں۔

امام بوصیری[1] رحمۃ اللہ علیہ ام القریٰ میں فرماتے ہیں۔

وسع العالمین علما وحلما

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم تمام جہان کو محیط ہوا

امام بن حجر بھی اس کی شرح افضل القریٰ میں فرماتے ہیں۔

لان اللّٰہ تعالیٰ اطلعه علی العالم فعلم علم الاولین و الاٰخرین

یہ اس لئے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

[1] متوفی ۶۹۶ھ

وماکان و مایکون.

وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلوں پچھلوں اور ماکان ومایکون کا علم حضور کو حاصل ہوگیا۔

علامہ خفاجی[1] رحمۃ اللہ علیہ نسیم الریاض میں فرماتے ہیں۔

انه صلی اللّٰه علیه و سلم عرضت علیه الخلائق من لدن آدم علیه الصلوٰة والسلام الیٰ قیام الساعة فعر فهم کلهم کما علم آدم الاسماء.

آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کی تمام مخلوقات الٰہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیش کی گئیں حضور نے جمیع مخلوقات گزشتہ و آئندہ سب کو پہچان لیا جس طرح آدم علیہ السلام کو تمام نام سکھائے گئے تھے۔

امام بن حجر مکی مدخل اور امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں۔

قد قال علمائنا رحمهم اللّٰه تعالیٰ لافرق بین موته وحیاته صلی اللّٰه علیه وسلم فی مشاهدته لامته و معرفته باحوالهم و نیّا تهم و عزائمهم

بیشک ہمارے علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات دنیوی اور اس وقت کی حالت میں کچھ فرق نہیں ہے اس بات میں کہ

---

[1] متوفی ۱۰۶۹ھ

و خواطر هم و ذلك جلی عنده لاخفاء به.

حضور اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں ان کے ہر حال ان کی ہر نیت ان کے ہر ارادے ان کے دلوں کے ہر خطرے کو پہچانتے ہیں یہ سب چیزیں حضور پر ایسی روشن ہیں جن میں اصلاً کسی طرح کی پوشیدگی نہیں۔

حضرت شیخ محقق مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ شریف میں فرماتے ہیں۔

وبدانکہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می بیند و می شنود کلام تراز یراکہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متصف ست بصفات اللہ ویکے از صفات الٰہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی.

(مدارج النبوۃ)

اور یقین کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تجھے دیکھتے ہیں اور تیرا کلام سنتے ہیں اس لئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کی صفات کے ساتھ متصف ہیں اور صفات الٰہی سے ایک صفت ہر ذاکر کے پاس موجود ہونا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ[1] محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فیوض الحرمین میں فرماتے ہیں۔

---

[1] متوفی ۱۱۷۶ھ

فاض علی من جنابه المقدس صلی اللّٰه علیه و سلم کیفیة ترقی العبدمن حیزه الیٰ حیز المقدس فیتجلّی لهٗ کل شیء کما اخبر عن هٰذا المشهد فی قصة المعراج المنامی (فیوض الحرمین)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے مجھ پر اس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام مقدس تک کیونکر ترقی کرتا ہے کہ ہر چیز اس پر روشن ہو جاتی ہے جس طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے معراج خواب کے قصہ میں خبر دی۔

حضرت مولانا روم[1] رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی مثنوی شریف میں حدیث ذکر فرماتے ہیں جس میں موزہ وعقاب کا ذکر ہے۔ اس حدیث میں ہے حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ؎

گر چہ ہر غیبے خدا مارا نمود
دل دراں لحظہ بخود مشغول بود

حضرت مولانا بحر العلوم[2] رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔

معنی بیت چنین است کہ بسبب استغراق توجہ باکوان نبود پس بعض اکوان مغفول عنہ ماند وایں وجہ وجیہ

بیت کے معنی یہ ہیں کہ استغراق کے سبب حوادث عالم کی طرف توجہ نہیں ہوتی اس لئے بعض

---

[1] متوفی ۶۷۲ھ [2] متوفی ۱۲۲۵ھ

است۔ حوادث بے توجہ رہ جاتے ہیں اور یہ توجیہہ بہتر ہے۔

علامہ شنوانی[۱] رحمہ الباری جمع النہایہ میں فرماتے ہیں۔

قد ورد ان اللّٰہ تعالیٰ لم یخرج النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم حتی اطلعه علی کل شیء .

بیشک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لے گیا جب تک حضور کو جمیع موجودات کا علم عطا نہ فرمادیا۔

حضرت فاضل ابن عطیہ علیہ الرحمہ فتوحات وہبیہ شرح اربعین امام نووی میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم قیامت عطا ہونے کے باب میں فرماتے ہیں۔

الحق کماقال جمع ان اللّٰہ سبحانهٗ و تعالیٰ لم یقبض نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم حتی اطلعه علی کل ما ابهمه عنه الاانه امربکتم بعض و الا علام ببعض .

حق وہ قول ہے جو ایک جماعت علماء نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ لے گیا یہانتک کہ جو کچھ حضور سے مخفی رہا تھا سب کا علم حضور کو عطا فرمادیا۔

حضرت مولانا ملک العلماء بحر العلوم عبد العلی رحمہ اللہ تعالیٰ خطبہ حواشی میر زاہد رسالہ میں فرماتے ہیں۔

علمه علوماً بعضها ما احتویٰ علیه القلم الاعلیٰ وما استطاع علیٰ

اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ علوم تعلیم فرمائے کہ

---

[۱] متوفی ۱۰۱۷ھ

احاطتها اللوح الاوفی لم یلد ام الدهر مثلهٗ من الازل ولایلد الی الابدفلیس لهٗ ممن فی السمٰوات والارض کفوا احد. (حاشیۂ بحر العلوم میر زاھد رسالہ)

قلم اعلیٰ (جس نے تمام ماکان ومایکون لکھا) اس کے بعض ہی پر مشتمل ہوا اور لوح محفوظ بھی حضور کے علوم کا احاطہ نہ کر سکی زمانہ میں ازل سے ابد تک ان کا مثل ہوا نہ ہو تو تمام آسمانوں اور زمینوں میں ان کے جوڑ کا کوئی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ شفا شریف میں فرماتے ہیں۔

وبحسب عقله کانت معارفه صلی الله علیه وسلم الی سائر ماعلمه الله تعالیٰ واطلعه علیه من علم ما یکون وماکان و عجائب قدرته و عظیم ملکوته قال الله تعالیٰ وعلمك مالم تکن تعلم ط وکان فضل الله علیك عظیما . حارت العقول فی تقدیر فضله علیه وخرست الالسنة دون وصف یحیط بذالك اوینهی الیه. (شفا شریف

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی عقل کامل کے موافق ان تمام علوم کی معرفتیں ملیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے اور آپ کو ماکان ومایکون پر مطلع فرمایا اور اپنی قدرت کے عجائب اور ملکوت کے غرائب پر اطلاع بخشی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے محبوب جو آپ نہ جانتے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ سب سکھادیا حضور کی فضیلت کے اندازہ میں عقلیں

ص۷۹) حیران ہیں اور آپ کی تعریف کے احاطہ کرنے اور اس کی انتہا تک پہونچنے میں زبانیں گونگی ہیں۔

علامہ امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سرکار محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کرتے ہیں۔

وان من جودك الدنيا وضرتها ومن علومك علم اللوح والقلم (قصيده برده شريف)	یارسول اللہ دنیا و آخرت دونوں حضور کی بخشش سے ایک حصہ ہیں اور لوح و قلم کا علم (جس میں تمام ماکان و مایکون ہے) حضور کے علم سے ایک ٹکڑا ہے۔

علامہ علی قاری رحمہ الباری اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔

علمها ان يكون سطرا من سطور علمه ثم مع هذا من بركة وجوده صلى الله عليه وسلم.	لوح و قلم کا تمام علم (جس میں تمام ماکان و مایکون بالتفصیل درج ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دفتر علم سے ایک سطر ہی تو ہے پھر بایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت سے ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نوٹ

علم غیب مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے متعلق اگر آپ مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل کتابوں کا مطالعہ فرمائیں۔الدولة المکیه. خالص الاعتقاد. الکلمة العلیا. جاء الحق بحث علم غیب، علم غیب۔ روداد مناظرہ ادری۔ روداد مناظرہ گھوسی وغیرہ وغیرہ۔ ۱۲/ مرتب

مصنف علیہ الرحمہ نے اس رسالہ کو دو باب پر منقسم فرمایا تھا۔ پہلا باب علم غیب عطائی کا ثبوت اور سوالوں کے جواب میں۔ اور دوسرا باب مخالفین کے اعتراضات اور ان کے جوابات اور دیوبندی فتووں کے رد میں۔ ابھی پہلا باب ہی مکمل ہو پایا تھا کہ قلت وقت اور کثرت مصروفیات اس راہ میں اس طرح حائل ہوئیں کہ بہت سارے علمی شہ پاروں سے جو مصنف علیہ الرحمہ کے قلم سے صفحۂ قرطاس پر جلوہ گر ہونے والے تھے ہم محروم ہو گئے اور علم و تحقیق کا یہ باب تشنہ رہ گیا۔

اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے کہ اس رسالہ کی ترتیب و تصحیح کے دوران محبّ مکرم فاضل گرامی مولانا عبدالمنان صاحب کلیمی مصباحی کے توسط سے فتاویٰ امجدیہ قلمی میں مندرج حضرت مصنف علیہ الرحمہ کا ایک اہم استفتاء حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے جواب کے ساتھ ہمیں موصول ہوا جس میں انہیں عبارتوں سے متعلق استفسار ہے جن کو دیوبندی مجیب نے اپنی تائیدات میں پیش کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ تاریخ و سن کی مطابقت سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ استفتاء انہیں دنوں کا ہے جن دنوں آپ یہ رسالہ تحریر فرما رہے تھے۔ عام افادہ کے تحت حضرت مصنف علیہ الرحمہ کا یہ استفتاء مع جواب ہدیۂ قارئین ہے۔

۱۲ ار مرتب۔

مسئلہ:۔ مرسلہ مولوی حافظ عبدالعزیز صاحب صدر مدرس مدرسہ

اشرفیہ مصباح العلوم، قصبہ مبارکپور، ضلع اعظم گڈھ۔ یوپی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ وہابیہ حضور کے علم غیب کی نفی میں یہ عبارتیں پیش کرتے ہیں۔ بر تقدیر صحت حوالہ جواب مرحمت ہو۔

در مختار میں ہے۔ **تزوج بشهادة الله ورسوله لم يجز قيل يكفر.**

رد المحتار میں ہے۔ **قيل يكفر لانه اعتقد ان الرسول صلى الله عليه و سلم عالم الغيب.**

شرح ملتقی میں ہے۔ **لانه ادعى ان الرسول عالم الغيب.**

شرح فقہ اکبر میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ **ثم اعلم ان الانبياء عليهم السلام لم يعلم المغيبات من الاشياء الاما اعلم الله تعالىٰ احيانا و ذكر الحنفية تصريحاً بالتكفير باعتقادان النبى عليهم السلام يعلم الغيب معارضة قوله تعالىٰ قل لايعلم من فى السمٰوٰت والارض الغيب الاالله.**

اخیر عبارت میں تو جمیع مغیبات اور علم ذاتی کی نفی معلوم ہوتی ہے کیونکہ احیانا کا خود احتراز ہے اور آیت سے معارضہ مانا ہے۔ لیکن پہلی عبارتوں سے مفہوم ہوتا ہے کہ حضور کے عالم الغیب ہونے کا اعتقاد کفر ہے تو کیا اس سے بھی جمیع مغیبات غیر متناہیہ یا علم ذاتی مراد ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیا قرینہ ہے حنفیہ کا کوئی قول جو حضور کے علم غیب عطائی کا مثبت ہو یا جمیع ماکان و مایکون کا تو تحریر فرمائیں۔

الجواب:۔ عبارت در مختار یہ ہے تزوج بشھادۃ اللّٰہ ورسولہ لم یجز بل قیل یکفر . واللہ اعلم.

اس عبارت میں حکم کفر کی بناء اگر علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو تو یقیناً اس علم سے علم ذاتی ہی مراد ہوگا۔ اسی وجہ سے اس قول کے ضعف کی طرف اشارہ کیا اور صیغۂ تمریض قیل ذکر کیا کیونکہ کفر کی بنا علم غیب ذاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہادت پر نکاح کرنا غیب ذاتی کے اعتقاد کا ثبوت نہیں اور مجرد احتمال حکم کفر کے لئے کافی نہیں۔ بلکہ جب تک ایسا اعتقاد ثابت نہ ہو کسی مسلم کی طرف اس کی نسبت نہیں کی جاسکتی۔

ردالمحتار کی عبارت میں لفظ عالم الغیب قرینہ ہے اس امر کے لئے کہ کفر اسی صورت میں ہے جب علم غیب ذاتی مراد ہو اس لئے کہ لفظ عالم الغیب کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے۔ غیر خدا پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اور اس کا علم ذاتی ہے محیط ہے کہ کوئی ممکن و معدوم کنہ واجب وغیرہا اس سے خارج نہیں۔

لہٰذا مطلب یہ ہوا کہ اس قسم کے علم کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اثبات کفر ہے اس مقام پر وہابیہ کا ردالمحتار کا حوالہ دینا کمال بے حیائی اور بددیانتی ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ تعالیٰ تو اولیاء کے لئے بھی علم غیب ثابت کرتے ہیں پھر سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت

کرنے والے کو کیونکر کافر کہہ سکتے ہیں۔۔۔وہابیہ کی خیانت ظاہر کرنے کے لئے ردالمحتار کی پوری عبارت جو اس مقام پر تحریر فرمائی ہے نقل کر دینا ہی کافی ہے۔ اسی سے معلوم ہو جائے گا کہ اس مقام پر وہابی نے عبارت میں کیا کچھ قطع و برید کی ہے۔۔۔وہ عبارت یہ ہے۔

قوله قيل يكفر لانه اعتقد ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عالم الغيب قال فى التتا رخانية وفى الحجة ذكرفى الملتقط انه لا يكفرلان الاشياء تعرض علىٰ روح النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وان الرسل يعرفون بعض الغيب قال تعالىٰ عالم الغيب فلايظهر على غيبه احد االامن ارتضىٰ من رسول اه قلت بل ذكرو افى كتب العقائد ان من جملة كرامات الاولياء الاطلاع على بعض المغيبات و ردواعلى المعتزلة المستدلين بهذه الا ية علىٰ نفيها بان المراد الاظهار بلا و اسطة والمراد من الرسول الملك اى لايظهر علىٰ غيبه بلا واسطة الاالملك امالنبى والاولياء فيظهر هم عليه بواسطة الملك اوغيره و قدبسطنا الكلام على هذه المسئلة فى رسالتنا" المسماة الحسام الهندى لنصره سيدناخالد النقشبندى " فراجعهافان فيها فوائد نفيسة والله تعالىٰ اعلم۔

اس عبارت کو غور سے دیکھئے تو معلوم ہو جائے گا کہ علامہ سید بن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ کس قوت کے ساتھ حضور بلکہ جملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بلکہ اولیاء کے لئے علم غیب ثابت فرماتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی معلوم

ہو جائے گا کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے علم غیب میں تمام مدعیان اسلام یہاں تک کہ معتزلہ بھی متفق ہیں۔ اگر اختلاف ہے تو اولیاء کے علم غیب میں اختلاف ہے معتزلہ اس کے منکر ہیں۔ اور اہل سنت اس کے بھی مدعی ہیں۔

وہابیہ تو معتزلہ سے بھی بدرجہا بڑھ کر ہیں کہ نہ صرف اولیاء بلکہ انبیاء بلکہ سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلاۃ والثناء سے علم غیب کی نفی کرتے ہیں۔

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر کی بھی پوری عبارت یہ ہے۔

وعن القاسم الصفار هو كفر محض لانه اعتقد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب وهذا كفر والتتا رخانية انه لايكفر لان بعض الاشياء يعرض على روحه عليه السلام فيعرف ببعض الغيب قال الله تعالىٰ عالم الغيب فلايظهر على غيبه احدا الامن ارتضىٰ من رسول .

شرح ملتقی کی عبارت کا بھی مطلب یہی ہے کہ حکم کفر اس وقت صحیح ہو سکتا ہے کہ علم غیب ذاتی کا معتقد ہو اور یہ کہ حضور کا علم جملہ معلومات الٰہیہ کو محیط ہو اور مطلق کا اعتقاد اس خاص کے اعتقاد کو مستلزم نہیں ہو سکتا ہے کہ بعض کا معتقد ہو اور ان کو باعطائے الٰہی مانتا ہو یہ کفر کیونکر ہو سکتا ہے بلکہ یہ عین ایمان ہے کہ قرآن مجید اس کے ثبوت پر شاہد ہے۔

شرح[1] فقہ اکبر اس وقت موجود نہیں ہے ممکن ہے کہ اس کی عبارت

---

[1] مطبوعہ مطبع قیومی کانپور ص ۱۸۵۔ ۱۲ مرتب

میں بھی کچھ خیانت ہو اگر عبارت یہی ہو جب بھی ہمارے لئے مضر[1] نہیں۔

والله تعالیٰ اعلم.

---

[1] کیونکہ اس عبارت میں لفظ "احیانا" اور لفظ "معاوضة" حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علم غیب ذاتی کی نفی پر واضح قرینہ ہے۔ ورنہ خود اس عبارت میں اجتماع ضدین لازم آئے گا۔ اس عبارت کا مقصود یہ ہے کہ انبیاء کرام خود سے غیب نہیں جانتے ہاں جب کبھی اللہ ان کو بتا دیتا ہے تو جانتے ہیں اور حنفیہ ایسے لوگوں کی تکفیر کے قائل ہیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ذاتی مانتے ہیں جیسا کہ اس آیت **قل لا یعلم الخ** سے ثابت ہے کیونکہ متکلم اپنے ماسوا سے جس امر کی نفی کرتا ہے اس کے لئے وہ امر عموماً ثابت ہو جایا کرتا ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ اس آیت میں غیر اللہ سے علم غیب کی نفی فرمائی اور اپنے لئے علم غیب کو ثابت رکھا تو لا محالہ ماننا پڑے گا کہ وہ علم غیب ذاتی بلا واسطہ ہی ہے جس کی نفی دوسروں سے فرما کر اپنے لئے باقی رکھا۔ اگر علم غیب عطائی کی نفی مانی جائے جیسا کہ وہابیہ کا عقیدہ ہے تو لازم آئے گا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ دوسروں سے علم غیب عطائی کی نفی فرما کر اپنے لئے اسی علم غیب عطائی کو ثابت فرما رہا ہے اور یہ کھلا ہوا کفر ہے۔ لہٰذا اس استحالہ سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ آیات نفی میں علم غیب ذاتی کی نفی مانی جائے۔ کما قال شیخنا الحافظ فی تحقیقاته. ۱۲/ مرتب

حافظ دین وملت پہ لاکھوں سلام

(از: عبدالعلی عزیزی فیضی)

خدمت دین میں گذری جس کی عمر عاشق مصطفےٰ عالم حق نگر
ذکر حق مشغلہ جس کا شام وسحر "باغ فردوس" میں اب ہوا جلوہ گر
جس نے پیدا کئے کتنے لعل و گہر
حافظ دین وملت پہ لاکھوں سلام

جس نے بھی ان کو دیکھا کہا محترم مل گئی زندگی چومتے ہی قدم
اور ہوں کیا بیاں انکے لطف وکرم ایسا گلشن بسایا خدا کی قسم
رکھ لیا جس نے ہم سینوں کا بھرم
حافظ دین وملت پہ لاکھوں سلام

بن گئی زندگی جس پہ ڈالی نظر کردیا جس نے ذروں کو شمس وقمر
لوح محفوظ دیکھے ہے نیچی نظر چشم پرنم سے گرتے ہیں لعل وگہر
جسکی تکریم کرتے ہیں جن و بشر
حافظ دین وملت پہ لاکھوں سلام

اشرفی پیرہن قادری رنگ وبو علم وعرفان کی جس سے پھوٹے ہے ضو
دل میں عشق نبی لب پہ ہے اللہ سادگی بندگی جسکی ہے عین خو
جس کے فیضان کی مشعلیں چارسو
حافظ دین وملت پہ لاکھوں سلام

مسلک اعلیٰحضرت کا یہ گلستاں　　علم صدر الشریعہ کا بحر رواں
علم سے جس کے سیراب سارا جہاں　　کہکشاں کہکشاں گلستاں گلستاں
جس طرف دیکھئے اس قدم کے نشاں
حافظ دین وملت پہ لاکھوں سلام

حافظ دین وملت کے دل کی لگن　　مفتی اعظم ہند کا یہ چمن
اک مجاہد کے ارمان جسکی پھبن　　جس کو سید نے اپنا دیا ہو وچن
تا قیامت رہے یہ مہکتا چمن
جامعہ تیری شوکت پہ لاکھوں سلام

راہ حب نبی میں وہ عزت ملی　　رشک جس پہ کریں شاہوں کی سروری
ضابطوں کی نظر دیکھتی رہ گئی　　محو حیرت زمانے کی چارہ گری
جب مدینے سے ان کی پکار آگئی
حافظ دین وملت پہ لاکھوں سلام

کل نکرین پوچھیں گے فیضی بتا　　کون ہے تیرا رب دین ہے تیرا کیا
جلوہ افروز ہوں گے مرے مصطفےٰ　　بندہ اللہ کا امتی آپ کا
ہو گا میرے لبوں پر یہی برملا
حافظ دین وملت پہ لاکھوں سلام

جبکہ ہو پار کرنا وہ راہ خطر　　قادری قافلہ ہو مرا ہمسفر
مسکراتا ہوا میں بھی جاؤں گذر　　رشک کل بھی کریں سب مرے حال پر
دیکھتے ہی رہیں سارے ہی کروفر
حافظ دین وملت پہ لاکھوں سلام

جب چلوں سوئے طیبہ کو سوئے حرم رب سلّم میں پڑھتا چلوں ہر قدم
سامنے ہو در پاک شاہ اُمم آخری سانس ہو زندگی کا ختم
اور ہو جاری لب پر میرے دم بدم
حافظ دین وملت پہ لاکھوں سلام

قوم کے رہنما ہیں یہ ہر دلعزیز جانِ ''الجامعہ'' عکس عبدالعزیز
دین کے پاسباں سنیت کے حفیظ جنکے آگے لگے ساری دنیا کنیز
سیدی مرشدی شاہ عبد الحفیظ
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

عاشق حافظ دین کاظم [1] علی جنکی میراث میں ہے یہ دولت ملی
کیوں نہ قربان جاؤں ترے مرشدی رشک کرتے ہیں قسمت پہ میری سبھی
فیض بوالفیض سے ہوں میں عبدالعلی
میرے آقا کی تُربت پہ لاکھوں سلام

---

[1] حضرت علامہ کاظم علی مصباحی علیہ الرحمہ خلیفہ وشاگرد حضور حافظِ ملت علیہ الرحمہ۔
والد عبدالعلی عزیزی

کاش روزِ حشر مجھ سے یوں کہیں اہلِ وفا
جان و دل سے ہے فدا تیری عقیدت کو سلام

کہہ رہے ہیں اہلِ محفل مرحبا صد مرحبا
حضرت بوالفیض سے فیضی کی نسبت کو سلام

حشر تک جاری رہے گا یوں ہی دریا فیض کا
مشعلِ رشد و ہدایت تیری تربت کو سلام

خدمتِ دین متیں ہیں آپ کی قربانیاں
سارے عالم پر ہیں تیرے فیض کی پرچھائیاں

وہ فقیہہ عصر ہو یا ہو محدث یا ادیب
بارگاہ حافظ ملت کی ہیں رعنائیاں

زہد و تقویٰ پارسائی مشغلہ تبلیغ دین
انجمن آرا تھیں جس کی رات کی تنہائیاں

روز جس کا ہے درخشندہ عمل کے نور سے
رات کی تاریکیوں میں ذکر کی تابنائیاں

حشر تک جاری رہے گا فیض بحر بیکراں
دور بینی اور تحمل فکر کی گہرائیاں

سادگی زندگی اور بے مثالی بندگی
جس کی چوکھٹوں پر نچھاور دہر کی انگنائیاں

عزم محکم کا ہمالہ خلق جس کا آسماں
سامنے تھی ہیچ ساری وقت کی سلطانیاں

تیرے در کی خاک میں لپٹی کرامت کو سلام
آج بھی آداب کرتی ہیں تجھے سالاریاں

وہ سفر ہو یا حضر ہو عام بندوں کی طرح
چلتی پھرتی وہ شریعت عشق کی جولانیاں

ہے مبارکپور تیرے فیض کی زندہ مثال
مٹ چکی ہے مفلسی بدحالیاں بے کاریاں

نیچی نیچی تری نظریں تیز رفتاری تری
دھیما دھیما سا تکلم بے غرض بے باکیاں

اے میرے بو العیض سن لو اپنے فیضی کی صدا
کر دو اک ادنیٰ اشارہ دور ہوں دشواریاں

نظم بر موقع سفرِ ساؤتھ افریقہ

عرس حضور حافظِ ملت کی دھوم ہے ∴ ہر سمت نیرِ طریقت کی دھوم ہے
نور و علمائے ملت بھی باہم ہے تذکرہ ∴ ابو الفیض کے فیضان کا جاری ہے میکدہ
ہیں پاسبان دینِ حق جن کے تلامذہ ∴ اُس جانشین صدرِ شریعت کی دھوم ہے
آواز آرہی ہے ہر اک سمت سے یہی ∴ شیدا ہیں یہ رسول کے اللہ کے ولی
برکاتی رضوی سلسلہ جنکا ہے قادری ∴ احمد رضا کے فضل و کرامت کی دھوم ہے
دریا رواں ہے حافظِ ملت کے فیض کا ∴ گو پاسبان دین و شریعت کے فیض کا
روشن ہے ماہ راہ طریقت کے فیض کا ∴ الجامعہ کے علم و فضیلت کی دھوم ہے
آیا شباب کلیوں پہ گُل بھی ہیں خندہ زن ∴ ہیں خاص و عام جن و بشر در پہ خیمہ زن
شاداب جس کے دم سے عزیزی ہے یہ چمن ∴ سالارِ کاروانِ محبت کی دھوم ہے
سیراب ہوئے ہیں سبھی تشنگانِ علم ∴ سرسبز جس کے فیض سے ہیں گلستانِ علم
کاسہ لئے کھڑے ہیں سبھی کشورانِ علم ∴ ابرِ کرم کے بحرِ سخاوت کی دھوم ہے
سایہ کئے ہیں روضے پہ رحمت کی بدلیاں ∴ شہرِ علوم و فن بنیں ویران وادیاں
نورِ خدا کے جلوؤں کی جھلمل سی جھلکیاں ∴ اک پارسا کے زہد و عبادت کی دھوم ہے
عرضِ تمنا اشکِ ندامت لئے ہوئے ∴ روداد دردِ دل غمِ فرقت لئے ہوئے
ساقی کی اک نگاہ کی حسرت لئے ہوئے ∴ دیوانگانِ عشق معرفت کی دھوم ہے
اک سچے جانشین کا حق یوں ادا کیا ∴ جو بھی ادھورا کام تھا سب پورا کر دیا
خونِ جگر سے گلشنِ ملت ہرا کیا ∴ جانِ عزیز آپ کی خدمت کی دھوم ہے
افریقہ ہو یا ایشیا چرچا ہے ہر جگہ ∴ شکر خدا کہ آپ سا رہبر ہمیں ملا
بیشک ولی ہیں ابنِ ولی مردِ باصفا ∴ عبد الحفیظ آپ کی شہرت کی دھوم ہے
اے کاش روزِ حشر کہیں مجھ سے اہلِ دل ∴ قطرہ وہ خوش نصیب جو دریا سے جائے مل

مہکے ہے تیری قبر کی ہر مشت خاک گل
فیضی یہ فیض حافظ ملت کی دھوم ہے

مرکزی درسگاہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور، اعظم گڑھ

- جہاں دینی وعربی تعلیم کے ساتھ عصری علوم وفنون کا بھی انتظام ہے۔
- جو بلاشبہ مسلمانانِ ہند کا عظیم علمی مرکز ہے اور اکابر علماء ومشائخ کی روحانی یادگار ہے۔
- جسے چالیس سال تک معمارِ سُنّیت حضرت حافظِ ملّت علیہ الرحمہ نے اپنی بے مثال قربانیوں سے پروان چڑھایا اور اس کو جامعہ کی شکل دی۔
- جس نے تدریس، تصنیف وتالیف، خطابت، مناظرہ، افتاء، صحافت، امامت، قرأت ہر میدان میں جیّد افراد قوم کو پیش کئے۔
- جس کے فارغین نے ملک وبیرون ملک انگلینڈ، ہالینڈ، ممالک افریقہ، پاکستان، نیپال، بنگلہ دیش وغیرہ میں سینکڑوں مدارس، تصنیفی، تبلیغی، اشاعتی مراکز اور ادارے قائم کئے۔ جو آج اہل اسلام کی دینی وملّی زندگی کا سرچشمہ ہیں۔
- حدِ نظر تک وسیع وعریض خطۂ زمین پر علوم ومعارف کا ایک حسین شہر تعمیر کے مرحلوں سے گزر رہا ہے۔ شہزادۂ حافظِ ملّت عزیزِ ملّت مولانا الحاج عبد الحفیظ صاحب مرادآبادی سربراہ اعلیٰ کی حیثیت سے جسکی تعمیر وترقی میں شب وروز مصروف ومنہمک ہیں۔ آپ اس دینی مرکز کو فروغ دینے میں اربابِ حل وعقد کا مخلصانہ تعاون کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔

آپ تعاون کس طرح کریں: تعمیر میں حصہ لیں۔ کوئی ایک یا چند کمرے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کیلئے بنوائیں۔ مطبخ میں غلہ وغیرہ سے امداد کریں۔ ذی استعداد اور ضرورت مند طلباء کے وظائف کا بار برداشت کریں۔ ● اشرفیہ کا کوئی محصّل آپکے پاس جائے تو اس کا خیر مقدم کریں، خود بھی تعاون کریں اور دوسروں کو بھی متوجّہ کریں۔ ● اور نہ پہنچنے کی شکل میں اپنی امدادی رقوم بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ ارسال کریں۔ ● رمضان المبارک کے موسم خیر میں اور عید قرباں کے موقع پر اسکی ہمہ گیر خدمات اور ضروریات کو نہ بھولیں۔

نوٹ: چیک اور ڈرافٹ اپنی رقوم کی بمد تعمیر بنام الجامعۃ الاشرفیہ ALJAMIA ASHRAFIA ارسال
کیلئے یاد رکھیں بمد تعلیم بنام مدرسہ اشرفیہ MADRASA ASHRAFIA کریں

رابطہ کا پتہ: ناظم الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور ۲۷۶۴۰۴، اعظم گڑھ، یوپی - انڈیا